مَقَالُ العُرَفَاء بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاء

علماء اور شریعت کی افضلیت پر اہل معرفت کا کلام

تالیف

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان محدّث بریلوی علیہ الرحمہ

ترجمہ عربی عبادات

حضرت علامہ مولانا مفتی قاضی محمد سیف الرحمٰن، ہری پور ہزارہ

تخریج و تصحیح

مولانا نذیر احمد سعیدی، مولانا محمد اکرام اللہ بٹ، مولانا غلام حسن

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی فون:32439799

نام کتاب : علماء اور شریعت کی افضلیت پر اہل معرفت کا کلام

مرتب : امام اہلسنّت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ

ترجمہ عربی عبارات : مولانا مفتی قاضی محمد سیف الرحمٰن، ہری پور ہزارہ

تخریج وتصحیح : مولانا نذیر احمد سعیدی، مولانا محمد اکرام اللہ بٹ

سن اشاعت : رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ/ستمبر ۲۰۰۹ء

تعداد اشاعت : ۳۵۰۰

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی فون:2439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

پیش لفظ

بعض نام نہاد صوفی جو لوگوں کو طریقت کے نام پر شریعت سے دُور کرنے میں مصروف عمل رہتے ہیں جنہیں اپنی پیری مریدی کی دکان چمکانے کی فکر دامن گیر رہتی ہے، خود علم سے بے بہرہ اور دوسروں کو علم دینے سے باز کی سعی میں رہتے ہیں اور کئی جگہ تو یوں لگتا ہے کہ پیری مریدی وراثت ہے کہ پیر کا بیٹا ہی پیر بنے گا اگرچہ جاہل مطلق ہو، بے عمل فاسق و فاجر ہو پھر ایسے پیروں کو دیکھو تو فرائض، واجبات، سُنن و مستحبات پر عمل نام کی کوئی چیز اُن میں نظر نہیں آتی، اگر شرع مطہرہ کے احکام اُن کو سنائے جائیں تو شریعت وطریقت میں فرق بیان کرنے لگ جاتے ہیں حالانکہ ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔

شریعت اصل ہے جو تمام احکام و جملہ علومِ الٰہیہ کو جامع ہے جس میں سے ایک ایک ٹکڑے کا نام طریقت ومعرفت ہے، اسی لئے باجماعِ قطعی جملہ اولیائے کرام تمام حقائق کو شریعت مطہرہ پر پیش کرنا فرض ہے، اگر شریعت کے مطابق ہوں تو مقبول ورنہ مردود۔

پھر جو لوگ ایسے دین کے چوروں سے ارادت وعقیدت رکھتے ہیں وہ بھی پرلے درجے کے نادان ہوتے ہیں کہ اُن گمراہ گن لوگوں کے آلودہ دامن کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے، انہیں حدیث شریف سُناؤ یہاں تک کہ قرآن کریم کی آیت کا ترجمہ سُنا دو تو قرآن وحدیث کے مقابلے میں اپنے پیر کی بات کو ہی ترجیح دیں گے، اور شرع اور اہلِ شرع پر طعن کرنے لگ جائیں گے۔

اس لئے عوام المسلمین کو اپنے فریب کاروں سے بچانے کے لئے اور وہ جو خود فریبی میں مبتلا ہیں ان کی اصلاح کی غرض سے ''جمعیت اشاعت اہلسنّت'' کے شعبہ نشرواشاعت کمیٹی کے اراکین نے فیصلہ کیا کہ اس ماہ امام اہلسنّت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان کا اس موضوع پر مفید رسالہ ''مَقَالُ العُرَفَاء بِاِعْزَازِ شَرْعٍ و عُلَمَاء'' ☆ شائع کیا جائے تاکہ

☆ جو کہ فتاویٰ رضویہ کی جلد ۲۱ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ، لاہور میں موجود ہے۔

شریعت اور طریقت کی راہیں الگ الگ بتانے والوں کی راہیں مسدود ہو جائیں اور اُن کو رُجوع الی الحق کی توفیق ہو۔

ادارہ اس رسالہ کو اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے 185 ویں نمبر پر شائع کر رہا ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کے طفیل ہم سب کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے خواص وعوام کے لئے نافع بنائے۔ آمین

محمد عطاء اللہ نعیمی

(خادم دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنّت، پاکستان)

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین ووارثانِ انبیاء ومرسلین صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا وعلیھم اجمعین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ حدیث شریف ''اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ'' (علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ت) میں علمائے شریعت وطریقت دونوں داخل ہیں، اور جامع جو شریعت وطریقت ہیں وہ وراثت کے رُتبہ اعظم واَجل ودرجہ اتم واکمل پر فائز ہیں، اور عمرو کا بیان ہے۔

۱۔ شریعت نام ہے چند فرائض وواجبات وسُنن ومستحبات وچند مسائل حلال وحرام کا، جیسے صورت وضو ونماز وغیرہ۔

۲۔ اور طریقت نام ہے وُصُول اِلَی اللہِ تعالیٰ کا۔

۳۔ اس میں حقیقت نماز وغیرہ منکشف ہوتی ہے۔

۴۔ یہ بحرنا پیدا کنارو دریائے زخار ہے اور وہ بمقابلہ اس دریا کے ایک قطرہ ہے۔

۵۔ وراثت انبیاء کا یہی وُصُول اِلَی اللہِ مقصود ومنشاء اور یہی شانِ رسالت وبعثت کا مقتضی خاص اسی کے لئے وہ مبعوث ہوئے۔

۶۔ بھائیو! علمائے ظاہری وقشری کسی طرح اِس وراثت کی قابلیت نہیں رکھتے۔

۷۔ نہ وہ علمائے ربانی کہے جاسکتے ہیں۔

۸۔ اِن کے دامِ تزویر سے اپنے آپ کو دور رکھنا العیاذ باللہ یہ شیطان ہیں۔

۹۔ منزل اصلی طریقت کے سدِ راہ ہوئے ہیں۔

۱۰۔ یہ باتیں میں اپنی طرف سے نہیں کہتا، بہت سے علمائے حقانی واولیائے ربانی نے اپنی اپنی تصانیف میں ان کو تصریح سے لکھا ہے اِلٰی آخِرِ الھذیانات، التماس یہ کہ ان دونوں میں کس کا قول صحیح اور اس مسئلہ کی کیا تنقیح ہے، اگر عمرو غلطی پر ہے تو اس پر کوئی شرعی تعزیر بھی ہے یا نہیں؟ وہ کہتا ہے میری غلطی جب ثابت ہوگی کہ میرے اقوال کا ابطال اولیاء کے اقوال ہدایت مآل سے کیا جائے ورنہ نہیں۔ بینوا بالتفصیل التام توجروا یومَ القیام (پوری تفصیل بیان کرو اور روزِ قیامت اجر پاؤ۔ت)

الجواب:

الحمد للّٰہ الذی انزل الشّریعة وجعلھا للوصول إلیه ھی الذریعة لمن ابتغی إلیه طریقاً دونھا فقد خاب وھوی وضلّ وغوی وأفضل الصّلوٰة وأکمل السلام علی أکرم الرُّسُل وأفضل داعٍ إلی سُبُل السّلام الذی شریعته ھی الطّریقة بعین الحقیقة فیھا الوصول إلی العلیّ الأکبر ومن خالفھا فسیصل ولکن إلی لِمن إلی سقر وعلیٰ اٰله وأصحابه وعلمائه وأحزابه وارثی علمه وحاملی اٰدابه اٰمین یارَبّ العٰلمین. اللّٰھم لک الحمد ربّ إنّی اعوذبک ربّ أن یحضرون.

تمام حمدیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے شریعت نازل فرمائی اور اس کو اپنی طرف وصول کا ذریعہ بنایا یہی وسیلہ ہے اس کی طرف والے کا کوئی اور راستہ ہو تو وہ نا کام ہو اور خواہش نفس، گمراہی اور ضلالت میں مبتلا رہے تمام رسولوں سے اکرم رسول پر افضل صلٰوۃ واکمل سلام ہو جو سب سے بہتر دعوت دینے والا سلامتی کی راہ کا یہ وہ ذات ہے جس کی شریعت ہی طریقت اور عین حقیقت ہے اُسی کے سبب اللہ تعالیٰ کے دربار میں وصول ہے اور جو اس کی مخالفت کرے گا وہ پہنچے گا کہاں، جہنم میں۔ آپ کی آل پاک وصحابہ وعلماء اور جماعت پر جو آپ کے علم کے وارث ہیں اور آپ کے آداب کے حامل ہیں، آمین یاربّ العالمین، یااللہ! حمد تیرے ہی لئے، میرے ربّ! میں تیری پناہ لیتا ہوں شیطان کے وسوسوں سے اور تیری پناہ لیتا میرے ربّ! ان کے حاضر ہونے سے۔(ت)

زید کا قول حق وصحیح اور عمرو کا زعم باطل وقبیح والحاد صریح ہے، اس کے کلام شیطنت نظام میں دس فقرے ہیں ہم سب کے متعلق مجمل بحث کریں کہ ان شاء اللہ الکریم مسلمانوں کو مفید

دافع اور شیطانوں کی قاطع وقامع ہو و باللہ التوفیق۔

(۱) عمرو کا قول کہ شریعت چند احکام فرض وواجب وحلال وحرام کا نام ہے محض اندھاپن ہے، شریعت تمام احکام جسم وجان وروح وقلب وجملہ علوم الٰہیہ ومعارف نامتناہیہ کو جامع ہے جن میں سے ایک ایک ٹکڑے کا نام طریقت ومعرفت ہے ولہٰذا باجماع قطعی جملہ اولیائے کرام تمام حقائق کو شریعت مطہرہ پر عرض کرنا فرض ہے، اگر شریعت کے مطابق ہوں حق ومقبول ہیں ورنہ مردود ومخذول، تو یقیناً قطعاً شریعت ہی اصل کار ہے، شریعت ہی مناط ومدار ہے، شریعت ہی محک ومعیار ہے، شریعت "راہ" کو کہتے ہیں اور شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ کا ترجمہ محمد رسول اللہ ﷺ کی راہ، یہ قطعاً عام ومطلق ہے نہ کہ صرف چند احکام جسمانی سے خاص۔ یہی وہ راہ ہے کہ پانچوں وقت ہر نماز بلکہ ہر رکعت میں اس کا مانگنا اور اس پر ثبات واستقامت کی دعا کرنا ہر مسلمان پر واجب فرمایا ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (۱) ہم کو محمد ﷺ کی راہ چلا اُن کی شریعت پر ثابت قدم رکھ۔ عبداللہ بن عباس وامام ابوعالیہ وامام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں:

الصّراط المستقیم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصاحباہ. رواہ عن ابن عباس الحاکم (۲) فی "صحیحہ" وعن أبی العالیة من طریق عاصم الأحول عنه عبد بن حمید وابناء جریر وأبی حاتم وعدی وعساکر وفیه فذکرنا ذٰلک للحسن فقال صدق أبو العالیة ونصح (۳)

صراط مستقیم محمد ﷺ اور ابوبکر صدیق وعمر فاروق ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اس کو حاکم نے اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ابوالعالیہ سے بطریق عاصم الاحول ان سے عبد بن حمید اور جریر وابی

۱۔ القرآن الکریم ۱/۹

۲۔ المستدرک للحاکم کتاب التفسیر، شرح الصراط المستقیم دارالفکر بیروت ۲/۲۵۹

۳۔ تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم تفسیر سورۃ الفاتحۃ مکتبۃ نزار مصطفیٰ الباز، ریاض ۱/۳۰

حاتم وعدی اور عساکر کے بیٹوں نے، اور اس میں ہے کہ ہم نے یہ حدیث حسن سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا ابوالعالیہ نے خالص سچ کہا۔ (ت)

یہی وہ راہ ہے جس کا منتہا اللہ ہے، قرآن عظیم میں فرمایا:

﴿اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾ (٤)

"بیشک اس سیدھی راہ پر میرا رب ملتا ہے، یہی وہ راہ ہے جس کا مخالف بددین گمراہ ہے۔"

قرآن عظیم نے فرمایا:

﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (٥)

(شروع رُکوع سے احکام شریعت بیان کرکے فرماتا ہے) "اور اے محبوب! تم فرمادو کہ یہ شریعت میری سیدھی راہ ہے تو اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا اور راستوں کے پیچھے نہ جاؤ کہ وہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کردیں گے، یہ تمہیں تاکید فرماتا ہے تاکہ تم پرہیزگاری کرو"۔

دیکھو قرآن مجید نے صاف فرمادیا کہ شریعت ہی صرف وہ راہ ہے جس سے وُصُول اِلَی اللہ ہے اور اس کے سوا آدمی جو راہ چلے گا اللہ کی راہ سے دُور پڑے گا۔

۲۔ عمرو کا قول کہ طریقت نام ہے وُصُول اِلَی اللہ کا، محض جنون وجہالت ہے، ہر دو حرف پڑھا ہوا جانتا ہے کہ طریق طریقہ طریقت "راہ" کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو، تو یقیناً طریقت بھی راہ ہی کا نام ہے اب اگر وہ شریعت سے جدا ہو تو بشہادتِ قرآن مجید خدا تک نہ پہنچائے گی۔ بلکہ شیطان تک، جنت میں نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں کہ شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن مجید باطل ومردود فرماچکا۔ لاجرم ضرور ہوا کہ طریقت یہی شریعت ہے کہ اسی راہ روشن کا ٹکڑا ہے اس کا اس سے جدا ہونا محال ونامرا ہے جو اُسے شریعت سے جدا

٤۔ القرآن الکریم ۱۱/۵٦

٥۔ القرآن الکریم ٦/۱۵۳

جانتا ہے راہِ خدا اسے تو ذکر راہِ ابلیس مانتا ہے مگر حاشا طریقت حقہ راہِ ابلیس نہیں قطعاً راہِ خدا ہے تو یقیناً وہ شریعت مطہرہ ہی کا ٹکڑا ہے۔

۳۔ طریقت میں جو کچھ منکشف ہوتا ہے شریعت ہی کے اتباع کا صدقہ ہے ورنہ بے اتباع شرع بڑے بڑے کشف راہبوں، جوگیوں، سنیاسیوں کو ہوتے ہیں۔ پھر وہ کہاں تک لے جاتے ہیں اُسی نارِ جحیم وعذاب الیم تک پہنچاتے ہیں۔

۴۔ شریعت کو قطرہ طریقت کو دریا کہنا اُس مجنون پکے پاگل کا کام ہے جس نے دریا کا پاٹ کسی سے سُن لیا اور نہ جانا کہ یہ وسعت نہ ہوتی تو اس میں کسی گھر سے آتی، شریعت منبع ہے اور طریقت اس میں سے نکلا ہوا ایک دریا، بلکہ شریعت اس مثال سے بھی متعالی ہے، منبع سے پانی نکل کر دریا بن کر جن زمینوں پر گزرے انہیں سیراب کرنے میں اسے منبع کی احتیاج نہیں، نہ اس سے نفع لینے والوں کو اصل منبع کی اس وقت حاجت، مگر شریعت وہ منبع ہے کہ اس سے نکلے ہوئے دریا یعنی طریقت کو ہر آن اس کی احتیاج ہے منبع سے اس کا تعلق ٹوٹے تو یہی نہیں کہ صرف آئندہ کے لئے مدد موقوف ہوجائے فی الحال جتنا پانی آچکا ہے چند روز تک پینے، نہانے، کھیتیاں، باغات سینچنے کا کام دے نہیں نہیں منبع سے اُس کا تعلق ٹوٹتے ہی یہ دریا فوراً فنا ہوجائیگا، بوند تو بوند نم کا بھی نام نظر نہ آئے گا۔ نہیں نہیں، میں نے غلطی کی، کاش اتنا ہی ہوتا کہ دریا سوکھ گیا، پانی معدوم ہوا، باغ سوکھے، کھیت مُرجھائے، آدمی پیاسے تڑپ رہے ہیں، ہرگز نہیں، بلکہ یہاں سے اس مبارک منبع سے تعلق چھوٹتے ہی یہ تمام دریا والبحر المسجور ہو کر شعلہ فشاں آگ ہوجاتا ہے جس کے شعلوں سے کہیں پناہ نہیں۔ پھر کاش وہ شعلے ظاہری آنکھوں سے سوجھتے تو جو تعلق توڑنے والے جلے خاک سیاہ ہوئے تھے اتنے ہی جل کر باقی بچ جاتے کہ ان کا یہ انجام دیکھ کر عبرت پاتے مگر نہیں، وہ تو:

﴿نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْـِٕدَةِ﴾ (٦)

"اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ کہ دلوں پر چڑھتی ہے"۔

اندر سے دل جل گئے، ایمان خاک سیاہ ہوگئے، اور ظاہر میں وہی پانی نظر آرہا ہے

٦۔ القرآن الکریم ۷-٦/۱۰٤

دیکھنے میں دریا اور باطن میں آگ کا دہرا، آہ آہ کہ اس پردے نے لاکھوں کو ہلاک کیا، پھر دریا منبع کی مثال سے ایک اور فرق عظیم ہے جس کی طرف اشارہ گزرا کہ نفع لینے والوں کو اس وقت منبع کی حاجت نہیں مگر حاشا یہاں منبع سے تعلق نہ بھی توڑیے کہ پانی باقی رہے اور آگ نہ ہوجائے جب بھی ہر آن منبع سے اس کی جانچ پڑتال کی حاجت ہے وہ یوں کہ یہ پاکیزہ شیریں دریا جو اس برکت والے منبع سے نکل کر اس دارالالتباس کی وادیوں میں لہریں لے رہا ہے، یہاں اس کے ساتھ ایک سخت ناپاک کھاری دریا بھی بہتا ہے۔

﴿هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ﴾ (۷)

ایک خوب میٹھا شیریں ہے اور ایک سخت نمک کھاری، وہ دریائے شور کیا ہے شیطان ملعون کے وسوسے دھوکے۔ تو دریائے شیریں سے نفع لینے والوں کو ہر آن احتیاج ہے کہ ہر نئی لہر پر اس کی رنگت مزے بُو کو اصل منبع کے لون طعم ریح سے ملاتے رہیں کہ یہ لہر اسی منبع سے آئی ہے یا شیطانی پیشاب کی بدبُو کھاری دھار دھوکا دے رہی ہے، سخت دقت یہ ہے کہ اس پاک مبارک منبع کی کمال لطافت سے اس کا مزہ جلد زبان سے اُتر جاتا ہے رنگت بُو کچھ یاد نہیں رہتی اور ساتھ ہی ذائقہ شامہ باصرہ کا معنوی حس فاسد ہو جاتا ہے کہ آدمی منبع سے جدا ہوا اور اُسے گلاب اور پیشاب میں تمیز نہیں رہتی۔ ابلیس کا کھاری بدبُو رنگ مُوت غٹ غٹ چڑھاتا اور گمان کرتا ہے کہ دریائے طریقت کا شیریں خوشبو خوش رنگ پانی پی رہا ہوں، لہٰذا شریعت منبع و دریا کی مثال سے بھی نہایت متعالی ہے "وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی"، شریعت مطہرہ ایک ربانی نور کا فانوس ہے کہ دینی عالم میں اس کے سوا کوئی روشنی نہیں، اس کی روشنی بڑھتے بڑھتے صبح اور پھر آفتاب اور پھر اس سے بھی غیر متناہی درجوں زیادہ تک ترقی کرتی ہے جس سے حقائق اشیاء کا انکشاف ہوتا اور نور حق تجلی فرماتا ہے یہ مرتبہ علم میں معرفت اور مرتبہ تحقیق میں حقیقت ہے تو حقیقت میں وہی ایک شریعت ہے کہ باختلاف مراتب اس کے مختلف نام رکھے جاتے ہیں، جب یہ نور بڑھ کر صبح روشن کے مثل ہوتا ہے، ابلیس لعین خیر خواہ بن کر آتا اور اُس سے کہتا ہے:

"اطفی المِصْبَاح فَقَدْ اَشْرَقَ الْاَصْبَاح"

۷۔ القرآن الکریم ۵۳/۲۵

چراغ ٹھنڈا کر کہ اب تو صبح خوب روشن ہوگئی۔

اگر آدمی دھوکے میں نہ آیا اور نورِ فانوس بڑھ کر دن ہوگیا، ابلیس کہتا ہے کیا اب بھی چراغ نہ بجھائے گا آفتاب روشن ہے، احمق اب تجھے چراغ کی کیا حاجت ہے۔

ابلہے کو روزِ روشن شمع کافوری نہد

(بیوقوف روشن دن کافوری شمع رکھتا ہے۔ت)

ہدایت الٰہی اگر دستگیر ہے تو بندہ لاحول پڑھتا اور اس ملعون کو دفع کرتا ہے کہ او عدوّ اللہ! یہ جسے تو دن یا آفتاب کہہ رہا ہے آخر کیا ہے، اسی فانوس کا تو نور ہے اسے بجھایا تو نور کہاں سے آئے گا، اس وقت وہ دغاباز خائب وخاسر پھرتا ہے اور بندہ "نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ" (۸) (نور پر نور ہے اور اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے۔ت) کی حمایت میں نورِ حقیقی تک پہنچتا ہے اور اگر دم میں آگیا اور سمجھا کہ ہاں دن تو ہوگیا اب مجھے چراغ کی کیا حاجت رہی، ادھر فانوس بجھا اور معاً اندھیرا گھپ کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا، جیسا کہ قرآن مجید نے فرمایا:

﴿ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ﴾ (۹)

"ایک پر ایک اندھیریاں ہیں، اپنا ہاتھ نکالے تو نہ سوجھے اور جسے خدا نور نہ دے اس کے لئے نور کہاں"۔

یہ ہیں وہ کہ طریقت بلکہ حقیقت تک پہنچ کر اپنے آپ کو شریعت سے مستغنی سمجھے اور ابلیس کے فریب میں آکر اس الٰہی فانوس کو بجھا بیٹھے، کاش یہی ہوتا کہ اس کے بجھنے سے جو عالمگیر اندھیر ان کی آنکھوں میں چھایا جسے دن دہاڑے چوپٹ کردیا ان کو اس کی خبر ہوتی کہ شاید توبہ کرتے فانوس کا مالک ندامت والوں پر مہر رکھتا ہے، پھر انہیں روشنی دیتا، مگر ستم اندھیر تو یہ ہے کہ دشمن ملعون نے جہاں فانوس خاموش کرائی اس کے ساتھ ہی معاً اپنی سازشی جتی

۸۔ القرآن الکریم ۳۵/۲۴

۹۔ القرآن الکریم ۴۰/۲۴

جلا کر ان کے ہاتھ میں دے دی، یہ اُسے نور سمجھ رہے ہیں اور وہ حقیقۃً نار ہے، یہ مگن ہیں کہ شریعت والوں کے پاس کیا ہے، ایک چراغ ہے ہمارا نور آفتاب کو لئے جارہا ہے، وہ قطرہ اور یہ ایک دریا ہے، اور خبر نہیں کہ وہ حقیقۃً نور ہے اور یہ دھوکے کی ٹٹی، آنکھ بند ہوتے ہی حال کھل جائے گا کہ!

با کہ باختۂ عشق در شبِ دیجور

(اندھیری رات میں کس سے عشق بازی کی۔ت)

بالجملہ شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ایک ایک سانس ایک ایک پل ایک ایک لمحہ پر مرتے دم تک ہے، اور طریقت میں قدم رکھنے والوں کو اور زیادہ کہ راہ جس قدر باریک اس قدر ہادی کی زیادہ حاجت، ولہذا حدیث میں آیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْمُتَعَبِّدُ بِغَيْرِ فِقْهٍ كَالْحِمَارِ فِي الطَّاحُوْنِ، رواہ ابونعیم فی الحلیۃ (۱۰) عن واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالٰی عنہ.

بغیر فقہ کے عبادت میں پڑنے والا ایسا ہے جیسا کہ چکی کھینچنے والا گدھا کہ مشقت جھیلے اور نفع کچھ نہیں (اسے ابونعیم نے "حلیہ" میں واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ت)

امیر المومنین مولا علی کرم اللہ تعالٰی وجہہٗ فرماتے ہیں:

قَصَمَ ظَهْرِي اثنان جاهل متنسك وعالم متهتك.

دو شخصوں نے میری پیٹھ توڑ دی (یعنی وہ بلائے بے درماں ہیں) جاہل، عابد اور عالم جو علانیہ بیباکانہ گناہوں کا ارتکاب کرے۔

اے عزیز! شریعت عمارت ہے اس کا اعتقاد بنیاد اور عمل چنائی، پھر اعمالِ ظاہر وہ دیوار ہیں کہ اس بنیاد پر ہوا میں چنے گئے۔ اور جب تعمیر اوپر بڑھ کر آسمانوں تک پہنچی وہ طریقت ہے، دیوار جتنی اونچی ہوگی نیو کی زیادہ محتاج ہوگی اور نہ صرف نیو کی بلکہ اعلیٰ حصہ اسفل کا بھی محتاج ہے، اگر دیوار نیچے سے خالی کردی جائے اوپر سے بھی گر پڑے گی۔ احمق وہ جس پر

۱۰۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ترجمہ ۳۱۸ خالد بن معدان، دار الکتب العربی بیروت ۲۱۹/۵

شیطان نے نظر بندی کر کے اس کی چنائی آسمانوں تک دکھائی اور دل میں ڈالا کہ اب ہم تو زمین کے دائرے سے اونچے گزر گئے ہیں اس سے تعلق کی کیا حاجت ہے، نیو سے دیوار جدا کرلی اور نتیجہ وہ ہوا جو قرآن مجید نے فرمایا کہ ﴿فَانْهَارَ بِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ﴾ (۱۱) اس کی عمارت اسے لے کر جہنم میں ڈھے پڑی، وَالعیاذُ باللّٰهِ رَبّ العالمین، اسی لئے اولیائے کرام فرماتے ہیں صوفی جاہل شیطان کا مسخرہ ہے۔ اسی لئے حدیث میں آیا حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا:

فَقِیْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ رواه الترمذی (۱۲)

ایک فقیہ شیطان پر ہزاروں عابدوں سے زیادہ بھاری ہے (اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ت)

بے علم مجاہدہ والوں کو شیطان انگلیوں پر نچاتا ہے، منہ میں لگام، ناک میں نکیل ڈال کر جدھر چاہے کھینچے پھرتا ہے ﴿وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا﴾ (۱۳) اور وہ اپنے جی میں سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔

۵۔ عمرو کا طریقت کو غیر شریعت جان کر حصر کر دینا کہ یہی مقصود ہے انبیاء صرف اس کے لئے مبعوث ہوئے ہیں، صراحۃً شریعتِ مطہرہ کو معاذ اللہ معطل ومہمل ولغو باطل کر دینا ہے اور یہ صریح کفر وارتداد و زندقہ والحاد موجب لعنت وابعاد ہے، ہاں یہ کہتا تو حق تھا کہ اصل مقصود وُصُول اِلَی الله ہے، مگر حیف اس پر جو اپنی جہالت شدیدہ سے نہ جانے یا جانے اور عناد و شریعت کے باعث نہ مانے کہ وصول الی اللہ کا راستہ یہی شریعت محمد رسول اللہ ﷺ ہے وبس۔ ہم اوپر قرآن مجید سے ثابت کر آئے ہیں کہ شریعت کے سوا اللہ تک راہیں بند ہیں، طریقت اگر وہ اپنے زعم میں کسی راہ مخالف کا نام سمجھا ہے تو حاشا وہ خدا تک پہنچائے بلکہ وہ

۱۱۔ القرآن الکریم ۹/۱۱۰

۱۲۔ جامع الترمذی، ابواب العلم باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة، امین کمپنی دهلی ۲/۹۳ و ابن ماجة عن ابی عباس رضی الله تعالیٰ عنهما

۱۳۔ سنن ابن ماجه باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ص ۲۰

مسدود اور اس کا چلنے والا مردود اور انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام پر اس کی تہمت ملعون ومطرود۔ کیا کوئی ثبوت دے سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو شریعت کے خلاف دوسری راہ کی طرف بلایا ہے حاشا وکلا۔

۶۔ جب حضور اقدس ﷺ نے عمر بھر اسی کی طرف بلایا اور یہی راستہ ہمارے لئے چھوڑا تو اس کا حامل اس کا خادم اس کا حامی اس کا عالم کیونکر ان کا وارث نہ ہوگا، ہم پوچھتے ہیں اگر بالفرض شریعت صرف فرض واجب سنت مستحب حلال حرام ہی کے علم کا نام ہو تو یہ علم رسول اللہ ﷺ سے ہے یا ان کے غیر سے، اگر اسلام کا دعوٰی رکھتا ہے تو ضرور کہے گا کہ حضور ہی سے ہے، پھر اس کا عالم حضور کا وارث نہ ہوا تو اور کس کا ہوگا۔ علم اُن کا ترکہ اُن کا، پھر اس کا پانے والا اُن کا وارث نہ ہو اس کے کیا معنی۔ اگر کہے کہ یہ علم تو ضرور اُن کا ہے مگر دوسرا حصہ یعنی علم باطن اس نے نہ پایا لہٰذا وارث نہ ٹھہرا تو اے جاہل! کیا وارث کے لئے یہ ضرور ہے کہ مورث کا کل مال پائے، یوں تو عالم میں کوئی صدیق ان کا وارث نہ ٹھہرے گا، اور ارشاد اقدس ''اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ'' معاذ اللہ غلط بن کر محال ہو جائے گا، کہ اُن کا کل علم تو کسی کو مل ہی نہیں سکتا، اور اگر بفرضِ غلط شریعت وطریقت دو جدا راہیں بنیں اور قطرہ و دریا کی نسبت جانیں، جس طرح یہ جاہل بکتا ہے، جب بھی علمائے شریعت سے وراثت انبیاء کا سلب کرنا جنون محض ہوگا، کیا ترکہ مورث سے تھوڑا حصہ پانے والا وارث نہیں ہوتا، جیسے ملا ان کے علم میں سے تھوڑا ہی ملا ﴿وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا﴾ (۱۴) اگر یہ شریعت طریقت کی معاذ اللہ برائی فرض کرلیں تو انصافاً حدیث اُن مسخرگانِ شیطان پر اُلٹی پڑے گی یعنی علمائے ظاہری وارثانِ انبیاء علیہم الصلوۃ والثناء ٹھہریں گے اور علمائے باطن عیاذاً باللہ اس سے محروم، انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام نبی بھی ہوتے ہیں اور ولی بھی، اُن کے علومِ نبوت یہ ہیں جن کو شریعت کہتے ہیں جن کی طرف وہ عام امت کو دعوت کرتے ہیں اور علومِ ولایت وہ ہیں جن کو یہ جاہل طریقت کہتا ہے اور وہ خاص خاص لوگوں کو خفیہ تعلیم ہوتے ہیں تو علمائے باطن کہ علومِ ولایت کے وارث ہوئے وارثانِ اولیاء ٹھہرے نہ کہ وارثانِ انبیاء، وارثانِ انبیاء یہی علمائے ظاہر رہے

۱۴۔ القرآن الکریم ۱۷/۸۵

جنہوں نے علوم نبوت پائے، مگر یہ اس جاہل کی اشد جہالت ہے، حاشا نہ شریعت وطریقت دو راہیں نہ اولیاء کبھی غیر علماء ہوسکتے ہیں۔ علامہ مناوی ''شرح جامع صغیر'' پھر عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی ''حدیقہ ندیہ'' میں فرماتے ہیں امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

عِلمُ البَاطِنِ لَایَعْرِفُه إلَّا من عَرَفَ علمَ الظَّاهِر۔

علم باطن نہ جانے گا مگر وہ جو علم ظاہر جانتا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

وما اتخذ اللّٰه وليًا جَاهلاً

اللہ نے کبھی کسی جاہل کو اپنا ولی نہ بنایا۔

یعنی بنانا چاہا تو پہلے اُسے علم دے دیا اُس کے بعد ولی کیا کہ جو علم ظاہر نہیں رکھتا علم باطن کہ اس کا ثمرہ ونتیجہ ہے کیونکر پاسکتا ہے، حق سبحانہ وتعالیٰ کے متعلق بندوں کے لئے پانچ علم ہیں:

علم ذات، علم صفات، علم افعال، علم اسماء، علم احکام۔

ان میں ہر پہلا دوسرے سے مشکل تر ہے جو سب سے آسان علم احکام میں عاجز ہوگا سب سے مشکل علم ذات کیونکر پاسکے گا، اور قرآن شریف انہیں مطلقاً وارث بتارہا ہے، حتی کہ ان کے بےعمل کو بھی یعنی جبکہ عقائد حق پر مستقیم اور رہدایت کی طرف داعی ہو کہ گمراہ اور گمراہی کی طرف بلانے والا وارثِ نبی نہیں نائب ابلیس ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ ہاں ربّ عزّوجلّ نے تمام علماءِ شریعت کو یہاں وارث فرمایا ہے، یہاں تک کہ ان کے بےعمل کو بھی، ہاں وہ ہم سے پوچھئے، مولیٰ عزّوجلّ فرماتا ہے:

﴿ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ﴾ (۱۵)

''پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے اور کوئی متوسط حال کا اور کوئی بحکم خدا

۱۵۔ القرآن الکریم ۳۵/۳۲

بھلائیوں میں پیشی لے جانے والا یہی بڑا فضل ہے''۔

دیکھو بےعمل کہ گناہوں سے اپنی جان پر ظلم کررہے ہیں انہیں بھی کتاب کا وارث بتایا اور نرا وارث ہی نہیں بلکہ اپنے چنے ہوئے بندوں میں گنا، احادیث میں آیا رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا:

سَابِقُنا سابقٌ و مُقتصِدُنا نَاجٍ و ظالمنا مغفورٌ له والحمد للّٰه ربّ محمد الرّؤف الرّحيم عليه و علٰى اٰله أفضل الصلوٰة و التسليم رواه العقيلي و ابن لال و ابن مردوية و البيهقي في "البعث" و البغوي في "المعالم" (۱۶) عن أمير المؤمنين عمر، و البيهقي و ابن مردويه عن ابن عمر و ابن النجار عن انس رضي اللّٰه تعالٰى عنهم

ہم میں کا جو سبقت لے گیا وہ تو سبقت لے ہی گیا اور جو متوسط حال کا ہوا وہ بھی نجات والا ہے اور جو اپنی جان پر ظالم ہے اس کی بھی مغفرت ہے (والحمد للہ رب محمد الرؤف الرحیم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔ اسے عقیلی، ابن لال، ابن مردویہ اور بیہقی نے ''بعث'' میں اور بغوی نے ''معالم'' میں امیر المؤمنین عمر سے اور بیہقی اور ابن مردویہ نے ابن عمر سے اور ابن نجار نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا ہے)

عالمِ شریعت اگر اپنے علم پر عامل بھی ہو چاند ہے کہ آپ ٹھنڈا اور تمہیں روشنی دے ورنہ شمع ہے کہ خود جلے مگر تمہیں نفع دے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

مَثَلُ الَّذِيْ يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَ يَنْسىٰ نَفْسَهٗ مَثَلُ الْفَتِيْلَةِ تُضِيْءُ لِلنَّاسِ وَ تُحْرِقُ نَفْسَهَا، رواه البزار (۱۷) عن أبي هريرة و الطبراني عن جندب بن عبدالله الأزدي و عن أبي برزة

۱۶۔ معالم التنزیل، تحت آیۃ ۳۵/۳۲، مصطفی البابی، مصر، ۵/۳۰۲

۱۷۔ الترغیب والترہیب بحوالہ الطبرانی و البزار، مصطفی البابی، مصر، ۱/۱۲۶، ۱۲۷ و ۳/۲۳۵

الأسلمي رضي الله تعالیٰ عنهم بسندٍ حسنٍ

اس شخص کی مثال جو لوگوں کی خیر کی تعلیم دیتا اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اس فتیلہ کی طرح ہے کہ لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور خود جلتا ہے، اس کو بزار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور طبرانی نے حضرت جندب بن عبداللہ ازدی اور حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بسند حسن روایت کیا ہے۔(ت)

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

إِذَا قَرَأَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ وَ احْتَشَى مِنْ أَحَادِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَ كَانَتْ هُنَاكَ غَرِيْزَةٌ كَانَ خَلِيْفَةً مِنْ خُلَفَاءِ الْأَنْبِيَاءِ. رواه الإمام الرافعي في "تاريخه" (۱۸) عن ابي أمامة رضي الله عنه

جب آدمی قرآن مجید پڑھ لے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں جی بھر کے حاصل کرے اور اس کے ساتھ طبیعت سلیقہ دار رکھتا ہو تو وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نائبوں سے ایک ہے۔(اسے امام رافعی نے اپنی تاریخ میں ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ت)

دیکھو حدیث نے وارث تو وارث خلیفۃ الانبیاء ہونے کے لئے صرف تین شرطیں مقرر فرمائیں، قرآن وحدیث جانے اور ان کی سمجھ رکھتا ہو۔ خلیفہ و وارث میں فرق ظاہر ہے آدمی کی تمام اولاد اس کی وارث ہے مگر جانشین ہونے کی لیاقت ہر ایک میں نہیں۔

(۷) جب قرآن مجید نے سب وارثانِ کتاب کو اپنے چنے ہوئے بندے فرمایا، تو وہ قطعاً اللہ والے ہوئے اور جب اللہ والے ہوئے تو ضرور ربانی ہوئے، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَ لٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ﴾ (۱۹)

۱۸۔ کنز العمال بحوالہ الرافعی فی تاریخہ حدیث ۲۸۶۹۴، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۰/ ۱۳۸

۱۹۔ القرآن الکریم ۳/ ۷۹

"ربانی ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس لئے کہ تم پڑھتے ہو"۔

اور فرماتا ہے:

﴿اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِیْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ یَحْكُمُ بِهَا النَّبِیُّوْنَ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِیْنَ هَادُوْا وَ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا عَلَیْهِ شُهَدَآءَ﴾ (۲۰)

"بے شک ہم نے اُتاری توریت اس میں ہدایت و نور ہے اس سے ہمارے فرمانبردار نبی اور ربانی اور دانشمند لوگ یہودیوں پر حکم کرتے تھے یوں کہ وہ کتاب اللہ کے نگہبان ٹھہرائے گئے اور وہ اس سے خبردار تھے"۔

ان آیات میں اللہ عزوجل نے ربانی ہونے کی وجہ اور ربانیوں کی صفات اس قدر بیان فرمائی کہ کتاب پڑھنا پڑھانا اس کے احکام سے خبردار رہنا اس کی نگہداشت رکھنا اس کے ساتھ حکم کرنا، ظاہر ہے کہ یہ سب اوصاف علمائے شریعت میں ہیں تو وہ ضرور ربانی ہیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

ربّانیین: فقهاء معلّمين. رواه ابن ابي حاتم (۲۱) عن سعيد بن جبير

ربانی کے معنی ہیں فقیہ مدرس (اسے ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے روایت کیا۔ت)

نیز وہ اور ان کے تلامذہ امام مجاہد اور امام سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں:

ربّانیين: علماء فقهاء. رواه عن ابن عباس ابن جريرة و ابن ابي حاتم و عن مجاهد ابن جرير و عن ابن جبير

۲۰۔ القرآن الکریم ۵/ ۴۴

۲۱۔ تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم تحت آیۃ ۳/ ۷۹، مکتبہ نزار مصطفی الباز، ریاض، ۲/ ۶۹۱

الدارمی(۲۲) فی "سننہ"

ربانی عالم فقیہ کو کہتے ہیں۔ (اسے ابن عباس ابن جریر وابن ابی حاتم سے
اور مجاہد ابن جریر وابن جبیر دارمی کی "سنن" میں روایت کیا گیا۔ت)

(۸) جب کہ اللہ عزوجل علمائے شریعت کو اپنا چنا ہوا بندہ کہتا، رسول اللہ ﷺ انہیں اپنا وارث، اپنا خلیفہ، انبیاء کا جانشین بتاتے ہیں تو انہیں شیطان نہ کہے گا مگر ابلیس یا اس کی ذرّیت کا کوئی منافق خبیث، یہ میں نہیں کہتا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

ثَلٰثَةٌ لَا يَسْتَخِفُّ بِحَقِّهِمْ إِلَّا مُنَافِقٌ بَيِّنُ النِّفَاقِ ذوا الشَّيْبَةِ فِي الْإِسْلَامِ وَ ذُو الْعِلْمِ وَ إِمَامٌ مُقْسِطٌ. رواه أبو الشيخ في "التوبيخ" عن جابر و الطبراني (۲۳) في "الكبير" عن أبي أمامة رضي الله تعالىٰ عنهما بسند حَسَّنه الترمذي في غير هذا الحديث

تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر منافق، منافق بھی کون سا کھلا منافق، ایک بوڑھا مسلمان جسے اسلام ہی میں بڑھاپا آیا، دوسرا عالم دین، تیسرا بادشاہ مسلمان عادل۔ (اس کو ابوالشیخ نے "توبیخ" میں جابر اور طبرانی نے "کبیر" میں ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

لَا يَبْغِي عَلَى النَّاسِ إِلَّا وَلَدُ بَغِيٍّ، وَ إِلَّا مَنْ فِيهِ عِرْقٌ مِنْهُ. رواه

۲۲۔ تفسیر القرآن العظیم لابن أبی حاتم تحت آیة ۷۹/۳، مکتبه نزار مصطفی الباز، ریاض، ۶۹۱/۲۔ جامع البیان (تفسیر ابن جریر) بحواله مجاهد و ابن عباس، المطبعة المیمنة مصر، الجزء الثانی، ص۲۱۲۔ سنن الدارمی، باب فضل العلم و العالم، حدیث۳۲۷، نشر السنّة ملتان، ۸۱/۱

۲۳۔ المعجم الکبیر، عن ابی امامة حدیث:۷۸۱۹، المکتبة الفیصلیة بیروت، ۲۳۸/۸۔ کنز العمال، بحواله أبی الشیخ فی "التوبیخ"، حدیث:۴۳۸۱۱، موسسة الرسالة بیروت، ۳۲/۱۶

الطبراني في "الكبير" (۲۴) عن أبي موسىٰ الأشعري رضي الله تعالىٰ عنه

لوگوں پر زیادتی نہ کرے گا مگر ولد الزنا یا وہ جس میں اس کی کوئی رگ ہو (اسے طبرانی نے "کبیر" میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ت)

جب عام لوگوں پر زیادتی کے بارے میں یہ حکم ہے پھر علماء کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے بلکہ حدیث میں لفظ ناس فرمایا اور اس کے سچے مصداق علماء ہی ہیں۔ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی "احیاء العلوم" میں فرماتے ہیں: سُئِلَ ابنُ المبارک مَنِ النَّاسُ فَقَالَ: الْعُلَمَاءُ (۲۵) یعنی ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلمیذ رشید عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حدیث وفقہ ومعرفت وولایت سب میں امام اجل ہیں ان سے کسی نے پوچھا کہ "ناس" یعنی آدمی کون ہے؟ فرمایا: علماء۔ امام غزالی فرماتے ہیں: "جو عالم نہ ہوا امام ابن المبارک نے اسے آدمی نہ گنا اس لئے کہ انسان اور چوپائے میں علم ہی کا فرق ہے، انسان اِس سبب سے انسان ہے، نہ جسم کے باعث کہ اُس کا شرف جسمانی طاقت سے نہیں کہ اونٹ اُس سے زیادہ طاقتور ہے، نہ بڑے جثہ کے سبب کہ ہاتھی کا جثہ اُس سے بڑا ہے، نہ بہادری کے باعث کہ شیر اُس سے زیادہ بہادر ہے، نہ خوراک کی وجہ سے کہ بیل کا پیٹ اُس سے بڑا ہے، نہ جماع کی غرض سے کہ چڑونا جو سب میں ذلیل چڑیا ہے اُس سے زیادہ جفتی کی قوت رکھتا ہے، آدمی تو صرف علم کے لئے بنایا گیا ہے اور اُسی سے اس کا شرف ہے۔ انتہی (۲۶)

(۹) بیانات بالا سے واضح ہے کہ علمائے شریعت ہرگز طریقت کے سدِ راہ نہیں بلکہ وہی اُس کے فتح باب اور وہی اُس کے نگاہبانِ راہ ہیں، ہاں وہ طریقت جسے بندگانِ شیطان

۲۴۔ مجمع الزوائد بحواله الطبرانی، کتاب الخلافة باب فی عمال السوء الخ، دار الکتاب بیروت، ۲۳۳/۵۔ کنز العمال بحواله طب، حدیث:۱۳۰۹۳، موسسة الرسالة بیروت، ۳۳۳/۵

۲۵۔ احیاء العلوم، کتاب العلم الباب الأول، مطبعة المشهد الحسینی، قاهره، ۷/۱

۲۶۔ إحیاء العلوم، کتاب العلم، الباب الأول، مطبعة المشهد الحسینی، قاهره، ۷/۱

طریقت نام رکھیں اور اُسے علمِ شریعت محمد رسول اللہ ﷺ سے جُدا کریں علماء اس کے لئے ضرور سدِّ راہ ہیں، علماء کیا خود اللہ عزوجل نے اُس راہ کو مسدود و مردود و ملعون و مطرود فرمایا، اوپر گزرا کہ علمائے شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ہر آن ہے اور طریقت میں قدم رکھنے والے کو اور زیادہ، ورنہ حدیث میں اُسے چکی کھینچنے والا گدھا فرمایا تو اگر علماء نے تمہیں گدھا بننے سے روکا کیا گناہ کیا۔

(۱۰) عمرو کا اپنی خرافاتِ شیطانیہ توہینِ شریعت و سبّ و شتمِ علمائے شریعت علمائے مقامی واولیائے ربّانی کی طرف نسبت کرنا اُس کا محض کذبِ مبین وافترائے لعین ہے، اُس کی خواہش کے مطابق ہم صرف اولیاء کرام قدست اسرارہم کے ارشاداتِ عالیہ محض بطور نمونہ ذکر کریں جن سے شریعتِ مطہرہ کی عظمت ظاہر ہو اور یہ کہ طریقت اُس سے جدا نہیں اور یہ کہ طریقت اُس کی محتاج ہے اور یہ کہ شریعت ہی اصل کار ومدار و معیار ہے، غرض جو بیانات ہم نے کیے اُن سب کا ثبوتِ وافی اور عمرو کے دعاوی وخرافاتِ ملعونہ کا ردّ کافی، وباللہ التوفیق

قول ۱: حضور پُر نور سید الافراد قطب الارشاد غوثِ عالم قطبِ عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لاترٰی لغیر ربّک وجودًا مع لزوم الحدود وحفظ الأوامر والنّواهی فان انخرم فیک شیء من الحدود فاعلم إنّک مفتون قد لعب بک الشیطان فارجع إلی حکم الشّرع والزمه ودع عنک الهوی لأنّ کلّ حقیقة لاتشهد لها الشریعة فهی باطلة (۲۷)

غیرِ خُدا کو موجود نہ دیکھنا اُس کے ساتھ ہوتو اُس کی باندھی ہوئی حدوں سے کبھی جُدا نہ ہو، اور اُس کے ہر امر و نہی کی حفاظت کرے اگر حدودِ شریعت سے کسی حد میں خلل آیا تو جان لے کہ تو فتنہ میں پڑا ہوا ہے بیشک شیطان تیرے ساتھ کھیل رہا ہے تو فوراً حکمِ شریعت کی طرف پلٹ

۲۷۔ الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ترجمہ ۲٤۸، سید عبد القادر الجیلی، مصطفیٰ البابی، مصر ۱/۱۳۱

آ اور اس سے لپٹ جا اور اپنی خواہش نفسانی چھوڑ اِس لئے کہ جس حقیقت کی شریعت تصدیق نہ فرمائے وہ حقیقت باطل ہے۔

سعادت مند کے لئے حضور پُر نور سید الاولیاء غوث العرفاء رضی اللہ عنہ کا ایک یہی ارشاد کافی ہے کہ اس میں سب کچھ جمع فرمادیا ہے، وللہ الحمد۔

قول ۲: حضور پُر نور غوث الثقلین غیاث الکونین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

إذا وجدتَ فی قلبک بُغض شخصٍ اوحُبّه فاعرض افعاله علی الکتٰب والسُّنّة فإن کانت محبوبةً فیهما فاحبّه وإن کانت مکروهةً فاکرهه لئلا تحبّه بهواک وتبغضه بهواک قال اللّٰه: "وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" (۲۸)

جب تو اپنے دل میں کسی کی دشمنی یا محبت پائے تو اُس کے کاموں کو قرآن وحدیث پر پیش، اگر اُن میں پسندیدہ ہوں تو اُس سے محبت رکھ اور اگر ناپسند ہوں تو کراہت، تاکہ اپنی خواہش سے نہ کوئی دوست رکھے نہ دشمن۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''خواہش کی پیروی نہ کر کہ تجھے بہکا دیگی خُدا کی راہ سے''۔

قول ۳: حضور پُر نور غوث الاغواث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

الولایةُ ظلّ النّبوّة والنّبوّة ظلُّ الإلهیة وکرامة الولی استقامة فعلٍ علی قانون قول النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم (۲۹)

ولایت پرتوِ نبوت ہے اور نبوت پرتوِ اُلوہیت، اور ولی کی کرامت یہ ہے کہ اُس کا فعل نبی ﷺ کے قول کے قانون پر ٹھیک اُترے۔

قول ۴: حضور سیدنا محی الدین محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

۲۸۔ الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ترجمہ ۲٤۸، سید عبد القادر الجیلی، مصطفیٰ البابی، مصر ۱/۱۳۱

۲۹۔ بهجة الأسرار، ذکر فصول من کلامه مرصعاً بشیء، سید عبد القادر الجیلی، مصطفیٰ البابی، مصر، ص ۳۹

الشرع حكم محق سيف سطرة قهره من خالفه وناواه واعتصمت بحبل حمايته وثيقات عرى الإسلام وعليه مدار أمر الدارين وبهسبابه انيطت منازل الكونين (۳۰)

شرع وہ ہے جس کے صولت قہر کی تلوار اپنے مخالف و مقابل کو مٹا دیتی ہے اور اسلام کی مضبوط رسیاں اس کی حمایت کی ڈوری پکڑے ہوئے ہیں، دو جہاں کے کام کا مدار فقط شریعت پر ہے اور اس کی ڈوریوں سے دونوں عالم کی منزلیں وابستہ ہیں۔

قول ۵: حضور پُر نور سیدنا باز اشہب شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

الشّريعة المُطهّرة المحمّديّة ثمرة شجرة الملّة الإسلامية، شمس اضائت بنورها ظلمة الكونين، اتباع شرعه يعطي سعادة الدّارين احذر أن تخرج من دائرته، إياك أن تفارق إجماع أهله (۳۱)

شریعت پاکیزہ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درختِ دینِ اسلام کا پھل ہے شریعت وہ آفتاب ہے جس کی چمک سے تمام جہاں کی اندھیریاں جگمگا اٹھیں شرع کی پیروی دونوں جہاں کی سعادت بخشتی ہے خبر دار اس کے دائرہ سے باہر نہ جانا خبر دار اہلِ شریعت کی جماعت سے جدا نہ ہونا۔

قول ۶: حضور پر نور سیّد الاولیاء قطبُ الکونین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

أقرب الطُّرق إلى الله تعالىٰ لزوم قانون العبودية و الاستمساك بعروة الشّريعة (۳۲)

اللہ عزّ وجلّ کی طرف سے سب سے زیادہ قریب راستہ قانون بندگی کو

۳۰۔ بهجة الأسرار، ذكر فصول من كلامه مرصعاً بشيء الخ، مصطفى البابي مصر، ص ۴۰

۳۱۔ بهجة الأسرار، ذكر فصول من كلامه مرصعاً بشيء الخ، مصطفى البابي، مصر، ص ۴۹

۳۲۔ بهجة الأسرار، ذكر فصول من كلامه مرصعاً بشيء الخ، مصطفى البابي، مصر، ص ۵۰

لازم پکڑنا اور شریعت کی گرہ کو تھامے رہنا ہے۔

قول ۷: حضور پر نور سیدنا وارث المصطفیٰ ﷺ غوث الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

تفقّه ثم اعتزل من عبد الله بغير علم كان ما يفسده أكثر ممّا يصلحه خُذ معك مصباح شرع ربّك (۳۳)

فقہ حاصل کر اس کے بعد خلوت نشین ہو جو بغیر علم کے خدا کی عبادت کرے وہ جتنا سنوارے گا اُس سے زیادہ بگاڑے گا، اپنے ساتھ شریعتِ الٰہیہ کی شمع لے لے۔

قول ۸: حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرے پیر حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے دعا دی:

جعلك الله صاحبَ حديثٍ صوفياً و لا جعلك صوفياً صاحبَ حديثٍ (۳۴)

اللہ تعالیٰ تمہیں حدیث داں کر کے صوفی بنائے اور حدیث داں ہونے سے پہلے تمہیں صوفی نہ کرے۔

قول ۹: امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی اس دعا کے حضرت سیدی سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ کی شرح فرماتے ہیں:

اشار إلى من حصل الحديث و العلم ثم تصوّف افلح و من تصوّف قبل العلم خاطر بنفسه (۳۵)

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے اس طرف اشارہ فرمایا کہ جس نے پہلے حدیث و علم حاصل کر کے تصوف میں قدم رکھا وہ فلاح کو پہنچا اور

۳۳۔ بهجة الأسرار، ذكر فصول من كلامه مرصعاً بشيء الخ مصطفى البابي، مصر، ص ۵۳

۳۴۔ إحياء العلوم، كتاب العلم، الباب الثاني، مطبعة المشهد الحسيني، قاهره ۱/ ۲۲

۳۵۔ إحياء العلوم، كتاب العلم، الباب الثاني، مطبعة المشهد الحسيني، قاهره ۱/ ۲۲

جس نے علم حاصل کرنے کے سے پہلے صوفی بننا چاہا اُس نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

قول ۱۰: حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی کچھ لوگ زعم کرتے ہیں کہ:

إن التكاليف كانت وسيلةً الى الوُصول و قد وصلنا

یعنی احکامِ شریعت تو وصول کا وسیلہ تھے اور ہم واصل ہو گئے اب ہمیں شریعت کی کیا حاجت ہے۔

فرمایا:

صدقوا في الوُصول ولكن إلى سقروا الذي يسرق و يزني خير ممّن يعتقد ذلک و لو اني بقيت الف عامٍ ما نقصتُ من اورادي شيئاً إلاّ بعذرٍ شرعي (۳۶)

سچ کہتے ہیں کہ واصل ضرور ہوئے، کہاں تک، جہنم تک۔ چور اور زانی ایسے عقیدے والوں سے بہتر ہیں، میں اگر ہزار برس جیوں تو فرائض و واجبات تو بڑی چیز ہیں جو نوافل و مستحبات مقرر کر لئے ہیں، بے عذر شرعی اُن میں سے کچھ کم نہ کروں۔

قول ۱۱: حضرت سیدی ابو القاسم قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے رسالہ مبارکہ میں حضرت سیدی ابو القاسم جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں:

من لم يحفظ القران و لم يكتب الحديث لا يقتدى به من هذا الأمر لأن علمنا هذا مقيّد بالكتاب و السُّنّة (۳۷)

جس نے نہ قرآن یاد کیا نہ حدیث لکھی یعنی جو علم شریعت سے آگاہ نہیں، دربارہ طریقت اس کی اقتداء نہ کریں اسے اپنا پیر نہ بنائیں کہ ہمارا یہ علم

۳۶۔ الیواقیت و الجواهر، المبحث السادس و العشرون، مصطفى البابي، مصر، ۱/۱۵۲

۳۷۔ الرسالة القشيرية ذكر ابي القسم الجنيد بن محمد، مصطفى البابي، مصر، ص ۲۰

طریقت بالکل کتاب و سنت کا پابند ہے۔

نیز فرمایا:

الطريق كلّها مسدودةٌ على الخلق إلاّ على من اقتفى اثر الرّسول عليه الصّلوٰة و السّلام (۳۸)

خلق پر تمام راستے بند ہیں مگر وہ جو رسول اللہ ﷺ کے نشانِ قدم کی پیروی کرے۔

؎ خلاف پیمبر کسے راہ گزید ۔۔۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

"جس نے پیغمبر کے خلاف راستہ اختیار کیا وہ ہرگز منزل مقصود پر نہ پہنچے گا"۔

قول ۱۲: حضرت سیدنا ابو یزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قمی بسطامی کے والد رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرمایا: چلو اُس شخص کو دیکھیں جس نے اپنے آپ کو بنام ولایت مشہور کیا ہے وہ شخص مرجع ناس و مشہور بزہد تھا، جب وہاں تشریف لے گئے اتفاقاً اس نے قبلہ کی طرف تھوکا، حضرت ابو یزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً واپس آئے اور اس سے سلام علیک نہ کی اور فرمایا:

هذا رجل غير مامونٍ على أدبٍ من اداب رسول الله ﷺ فكيف يكون مامونًا على ما يدعيه (۳۹)

یہ شخص رسول اللہ ﷺ کے آداب سے ایک ادب پر تو امین ہے نہیں، جس چیز کا ادعا رکھتا ہے اُس پر کیا امین ہوگا۔

اور دوسری روایت میں ہے فرمایا:

هذا رجل غير مامون على أدب من اداب الشّريعة فكيف يكون امينًا على اسرار الحق (۴۰)

یہ شخص شریعت کے ایک ادب پر تو امین ہے نہیں، اسرارِ الٰہیہ پر کیونکر امین

۳۸۔ الرسالة القشيرية ذكر ابي القاسم الجنيد بن محمد، مصطفى البابي مصر، ص ۲۰

۳۹۔ الرسالة القشيرية ذكر ابو يزيد البسطامي، مصطفى البابي، مصر، ص ۱۵

۴۰۔ الرسالة القشيرية باب الولاية مصطفى البابي، مصر، ص ۲۰

ہو گا۔

قول ۱۳: نیز حضرت بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لو نظرتم إلى رجل أعطي من الكرامات حتى يرتقي (و في نسخة يتربع) في الهواء فلا تغتروا به حتى تنظروا كيف تجدونه عند الأمر و النهي و حفظ الحدود و آداب الشريعة (٤١)

اگر تم کسی شخص کو دیکھو ایسی کرامت دیا گیا ہو کہ ہوا پر چار زانو بیٹھ سکے تو اُس سے فریب نہ کھانا جب تک یہ نہ دیکھو کہ فرض، واجب و مکروہ و حرام و محافظتِ حدود و آدابِ شریعت میں اس کا حال کیسا ہے؟

قول ۱۴: حضرت ابو سعید خراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضرت ذوالنون مصری سری سقطی رضی اللہ عنہما کے اصحاب اور سید الطائفہ جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں فرماتے ہیں:

كلّ باطن يخالفه ظاهر فهو باطل (٤٢)

جو باطن کہ ظاہر اس کی مخالفت کرے وہ باطن نہیں باطل ہے۔

علامہ عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی اس قول مبارک کی شرح میں فرماتے ہیں:

لأنه وسوسةٌ شيطانيةٌ و زخرفةٌ نفسانيةٌ حيث خالف الظاهر (٤٣)

اِس لئے کہ جب اُس نے ظاہر کی مخالفت کی تو وہ شیطانی وسوسہ اور نفس کی بناوٹ ہے۔

قول ۱۵: حضرت سیدنا حارث محاسبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اکابر ائمہ اولیاء معاصرین حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں فرماتے ہیں:

من صحّح باطنه بالمراقبة و الإخلاص زيّن الله ظاهره

۴۱۔ الرسالة القشيرية ذكر ابو يزيد البسطامي، مصطفى البابي، مصر، ص۱۵

۴۲۔ الرسالة القشيرية ذكر ابو سعيد خراز، مصطفى البابي، مصر مصر، ص ۲۴

۴۳۔ الحديقة الندية الباب الاول، الفصل الثاني، مكتبه نوريه رضويه، فيصل آباد، ۱/۱۸۶

بالمجاهدة و اتباع السنّة (٤٤)

جو اپنے باطن کو مراقبہ اور اخلاص سے صحیح کر لے گا، لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے ظاہر کو مجاہدہ و پیروی سنّت سے آراستہ فرمادے۔

ظاہر ہے کہ انتفائے لازم کو انتفائے ملزوم لازم تو ثابت ہوا کہ جس کا ظاہر زیور شرع سے آراستہ نہیں وہ باطن میں اللہ عزوجل کے ساتھ اخلاص نہیں رکھتا۔

قول ۱۶: حضرت سیدنا ابو عثمان حیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ اَجِلّہ اکابر اولیاء معاصرین حضرت سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں، وقتِ انتقال اپنے صاحبزادہ ابوبکر رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرمایا:

خلاف السُّنّة يا بُنيّ في الظاهر علامة رياء في الباطن (٤٥)

اے میرے بیٹے! ظاہر میں سنّت کا خلاف اُس کی علامت ہے کہ باطن میں ریاکاری ہے۔

قول ۱۷: نیز حضرت سعید بن اسمٰعیل حیری ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

الصحبة مع رسول الله ﷺ باتباع السُّنّة و لزوم ظاهر العلم (٤٦)

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ زندگانی کا طریقہ یہ ہے کہ سنّت کی پیروی کرے اور علم ظاہر کو لازم پکڑے۔

قول ۱۸: حضرت سید ابو الحسین احمد بن الحواری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو حضرت سید الطائفہ ریحانۃ الشام یعنی ملک شام کا پھول کہتے ہیں فرماتے ہیں:

من عمل عملاً بلا اتباع سنّة رسول الله ﷺ فباطل عمله (٤٧)

جو کسی قسم کا کوئی عمل بے اتباعِ سنّت رسول اللہ ﷺ کرے وہ عمل باطل ہے۔

۴۴۔ الرسالة القشيرية ذكر حارث محاسبي، مصطفى البابي، مصر، ص۱۳

۴۵۔ الرسالة القشيرية، ذكر ابو عثمان سعيد بن اسماعيل الحيرى، مصطفى البابي، مصر، ص۲۱

۴۶۔ الرسالة القشيرية، ذكر ابو عثمان سعيد بن اسماعيل الحيرى، مصطفى البابي، مصر، ص۲۱

۴۷۔ الرسالة القشيرية ذكر ابو الحسين احمد بن الحورى، مصطفى البابي، مصر، ص۱۸

قول ۱۹: حضرت سیدی ابو حفص عمر حداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اکابر ائمہ عرفا و معاصرین حضرت سرّی سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں فرماتے ہیں:

من لم یزن افعاله و احواله فی کلّ وقت بالکتاب و السُّنّة و لم یتّهم خواطره فلا تعدّه فی دیوان الرّجال (۴۸)

جو ہر وقت اپنے تمام کام احوال کو قرآن وحدیث کی میزان میں نہ تولے اور اپنے واردات قلب پر اعتماد کر لے اُسے مردوں کے دفتر میں نہ گن۔

راوی کم ززن لاف مردی حزن

قول ۲۰: حضرت سیدنا ابوالحسین احمد نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت سرّی سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب اور حضرت سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں فرماتے ہیں:

مَن رأیتَه یدعی مع الله حالة تخرجه عن حد العلم الشرعی فلا تقربن منه (۴۹)

تو جسے دیکھے کہ اللہ عزوجل کے ساتھ ایسے حال کا ادعا کرتا ہے جو اسے علم شریعت کی حد سے باہر کرے اس کے پاس نہ پھٹک۔

قول ۲۱: حضرت سیدی ابو العباس احمد بن محمد الآدمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں، فرماتے ہیں:

من الزم نفسه آداب الشریعة نور الله تعالیٰ قلبه بنور المعرفة و لا مقام اشرف من مقام متابعة الحبیب ﷺ فی اوامره و افعاله و اخلاقه (۵۰)

جو اپنے اوپر آداب شریعت لازم کرے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نورِ

۴۸۔ الرسالة القشیریة ذکر ابو حفص عمر الحداد، مصطفى البابی، مصر، ص۱۸

۴۹۔ الرسالة القشیریة ذکر ابو الحسین احمد نوری، مصطفى البابی، مصر، ص۲۱

۵۰۔ الرسالة القشیریة ذکر ابو العباس احمد بن محمد الآدمی، مصطفى البابی، مصر، ص۲۵

معرفت سے روشن کر دے گا اور کوئی مقام اس سے بڑھ کر معظم نہیں کہ نبی ﷺ کے احکام، افعال، عادات سب میں حضور کی پیروی کی جائے۔

قول ۲۲: حضرت سیدنا ممشاد دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرجع سلسلہ چشتیہ بہشتیہ فرماتے ہیں:

ادب المرید حفظ آداب الشرع علی نفسه (۵۱)

مرید کا ادب یہ ہے کہ آداب شرع کی اپنے نفس پر محافظت کرے۔

قول ۲۳: حضرت سیدنا سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

التصوف اسم لثلاث معان و هو الذی لا یطفیٔ نور معرفته نور ورعه و لا یتکلم بباطن فی علم ینقضه ظاهر الکتٰب او السُّنّة و لا تحمله الکرامات علی هتک استار محارم الله تعالیٰ (۵۲)

تصوف تین وصفوں کا نام ہے ایک یہ کہ اس کا نور معرفت اس کے نور ورع کو نہ بجھائے، دوسرے یہ کہ باطن سے کسی ایسے علم میں بات نہ کرے کہ ظاہر قرآن یا ظاہر سنت کے خلاف ہو، تیسرے کہ کرامتیں اسے ان چیزوں کی پردہ دری پر نہ لائیں جو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمائیں۔

قول ۲۴: حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدی ابوسلیمان دارانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ربما یقع فی قلبی النکتة من نکت القوم ایاما فلا اقبل منه الا بشاهدین عدلین الکتاب و السنة (۵۳)

بارہا میرے دل میں تصوف کو کوئی نکتہ مدتوں آتا ہے جب تک قرآن و

۵۱۔ الرسالة القشیریة ذکر ممشاد الدینوری، مصطفى البابی، مصر، ص۲۷

۵۲۔ الرسالة القشیریة ذکر ابو الحسن سری بن المغلس السقطی، مصطفى البابی، مصر، ص۱۱

۵۳۔ الرسالة القشیریة ذکر ابو سلیمان عبدالرحمن بن عطیة الدرانی، مصطفى البابی، مصر، ص۱۵

حدیث دو گواہ عادل اس کی تصدیق نہیں کرتے میں قبول نہیں کرتا۔

دوسری روایت میں ہے، فرمایا:

ربما ینکث الحقیقة فی قلبی اربعین یوماً فلا اذن لها ان تدخل فی قلبی الا بشاهدین من الکتاب و السنة (٥٤)

بارہا کوئی نکتۂ حقیقت میرے دل میں چالیس چالیس دن کھٹکتا رہتا ہے، جب تک کتاب وسنت کے دو گواہ اس کے ساتھ نہ ہوں اپنے دل میں داخل ہونے کا اسے اذن نہیں دیتا۔

قول ۲۵: حضرت عالی منزلت امام طریقت سیدنا ابوعلی رودباری بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اجلۂ خلفائے حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں حضرت عارف باللہ سیدنا استاذ ابوالقاسم قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مشائخ میں ان کے برابر علمِ طریقت کسی کو نہ تھا، اس جناب گردوں قباب سے سوال ہوا کہ ایک شخص مزامیر سنتا ہے اور کہتا ہے یہ میرے لئے حلال ہیں اس لئے کہ میں ایسے درجے تک پہنچ گیا ہوں کہ احوال کے اختلاف کا مجھ پر کچھ اثر نہیں ہوتا، فرمایا:

نعم و قد وصل و لکن الی سقر (٥٥)

ہاں پہنچا تو ضرور ہے مگر جہنم تک۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

قول ۲۶: حضرت سیدی ابوعبداللہ محمد بن خفیف ضبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

التصوف تصفیة القلوب و ذکر اوصافا لی ان قال و اتباع النبی ﷺ فی الشریعة (٥٦)

تصوف اس کا نام ہے کہ دل صاف کیا جائے اور شریعت میں نبی ﷺ کی

٥٤۔ نفحات الانس، ذکر ابوسلیمان عبدالرحمن بن عطیه الدرانی، انتشارات کتابفروشی محمودی تهران، ایران، ص ٤٠

٥٥ الرسالة القشیریة ابوعلی احمد بن محمد رودباری، مصطفی البابی، مصر، ص ٢٨

٥٦ الطبقات الکبری للشعرانی، ذکر ابی عبداللہ بن محمد الضبی، مصطفی البابی، مصر ١/١٢١

پیروی ہو۔

قول ۲۷: امام اجل باللہ ابوبکر محمد ابراہیم بخاری کلاباذی قدس سرہ نے کتاب التعرف لمذہب التصوف جس کی شان میں اولیاء نے فرمایا: **لو لا التعرف لما عرف التصوف** (کتاب تعرف نہ ہوتی تو تصوف نہ پہچانا جاتا) تصوف کی ایک ہی تعریف حضرت سید الطائفہ جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرمائی کہ تصوف ان ان اوصاف کا نام ہے، ان میں ختم اس پر فرمایا کہ:

و اتباع الرسول ﷺ فی الشریعة (٥٧)

شریعت میں رسول اللہ ﷺ کا اتباع۔

قول ۲۸: حضرت سیدی ابوالقاسم نصرآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضرت سیدنا ابوبکر شبلی وحضرت سیدنا ابوعلی رودباری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اجلۂ اصحاب سے ہیں فرماتے ہیں:

التصوف ملازمة الکتاب و السنة الخ (٥٨)

تصوف کی جڑ یہ ہے کہ کتاب وسنت کو لازم پکڑے رہے۔

قول ۲۹: حضرت سیدی جعفر بن محمد خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرید وخلیفہ حضرت سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لا اعرف شیئا افضل من العلم بالله و باحکامه فان الاعمال لا تزکوا الا بالعلم و من لا علم عنده فلیس له عمل و بالعلم عرف الله و اطیع و لا یکره العلم الا منقوص (٥٩)

میں کوئی چیز معرفتِ الٰہی وعلم احکام الٰہی سے بہتر نہیں جانتا، اعمال بے علم

٥٧۔ التعرف لمذهب التصوف

٥٨۔ الطبقات الکبری للشعرانی، ذکر ابی القاسم ابراهیم بن محمد النصر اباذی، مصطفی البابی، مصر، ١/١٢٣

٥٩۔ الطبقات الکبری للشعرانی، ذکر سید جعفر بن محمد الخواص، مصطفی البابی، مصر، ١/١١٨، ١١٩

کے پاس نہیں ہوتے، بے علم کے سب عمل برباد ہیں، علم ہی سے اللہ کی
معرفت و معرفتِ اطاعت ہوئی، علم کو وہی ناپسند رکھے گا جو کم بخت ہو۔

قول ۳۰: حضرت سید داؤد کبیر ماخذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ولی اللہ و عالمِ جلیل حضرت سید محمد وفا شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیر و مرشد ہیں، فرماتے ہیں:

قلوب علماء الظاهر و سائط بين عالم الصفاء و مظاهر الاكدار رحمة بالعامة الذين لم يصلوا الى ادراک المعاني الغيبية و الادراكات الحقيقة (٦٠)

علماءِ ظاہر کے دل عالمِ صفا و مظہرِ تکدر کے اندر واسطہ ہیں ان عام خلائق پر رحمت کے لئے کہ معانیِ غیب و علومِ حقیقت تک جن کی رسائی نہ ہو۔

یہ صراحۃً وراثتِ نبوت کی شان ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس لئے بھیجے جاتے ہیں کہ خالق و خلق میں واسطہ ہوں، ان خلائق پر رحمت کے لئے بارگاہِ غیب و حقیقت تک جن کی رسائی نہیں۔

قول ۳۱: حضرت سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردار سلسلہ سہروردیہ اپنی کتاب مستطاب میں فرماتے ہیں:

قوم من المفتونين لبسوا لبسة الصوفية لينتسبوا بها الى الصوفية و ما هم من الصوفية بشئ بل هم في غرور غلط يزعمون ان ضمائرهم خلصت الى الله تعالىٰ و يقولون هذا هو الظفر بالمراد و الارتسام بمر اسم الشريعة رتبة العوام و هذا هو عين الالحاد و الزندقة و الابعاد فكل حقيقة ردتها الشريعة فهي زندقة (٦١)

٦٠۔ الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ترجمہ ۲۸۹، مصطفی البابی، مصر، ۱/ ۱۹۰

٦١۔ عوارف المعارف، الباب التاسع فی ذکر من الصوفية الخ، مطبوعة المشهد الحسينی، قاہرہ، ص ۷۱، ۷۲

یعنی کچھ فتنہ کے مارے ہوؤں نے صوفیوں کا لباس پہن لیا ہے کہ صوفی کہلائیں حالانکہ ان کو صوفیہ سے کچھ علاقہ نہیں بلکہ وہ غرور غلط میں بکتے ہیں کہ ان کے دل خالص خدا کی طرف ہو گئے ہیں اور یہی مراد کو پہنچ جانا ہے اور رسومِ شریعت کی پابندی عوام کا مرتبہ ہے، ان کا یہ خاص الحاد و زندقہ اللہ کی بارگاہ سے دور کیا جانا ہے اس لئے کہ جس حقیقت کو شریعت رد فرمائے وہ حقیقت نہیں بے دینی ہے۔

پھر جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد نقل فرمایا کہ جو چوری اور زنا کرے وہ ان لوگوں سے بہتر ہے۔ (٦٢)

قول ۳۲: نیز حضرت شیخ الشیوخ سہروردی رضی اللہ عنہ کتاب مستطاب اعلام الہدیٰ و عقیدہ اربابِ التقٰی میں عقیدہ کراماتِ اولیاء بیان کر کے فرماتے ہیں:

و من ظهر له و علي يده من المخترقات و هو علي غير الالتزام باحكام الشريعة نعتقد انه زنديق و ان الذى ظهر له مكر و استدراج (٦٣)

ہمارا عقیدہ ہے کہ جس کے لئے اور اس کے ہاتھ پر خوارقِ عادات ظاہر ہوں اور وہ احکامِ شریعت کا پورا پابند نہ ہو وہ شخص زندیق ہے اور وہ خوارق کہ اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوں مکر و استدراج ہے۔

قول ۳۳: حضرت سیدنا امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی فرماتے ہیں:

فرقة ادعت المعرفة و الوصول و لا يعرف (احدهم) هذه الامور الا بالاسامي و يظن ان ذلک اعلیٰ من علم الاولين

٦٢۔ عوارف المعارف، الباب التاسع فی ذکر من الصوفية الخ، مطبوعة المشهد الحسينی، قاہرہ، ص ۷۱، ۷۲

٦٣۔ نفحات الانس بحوالہ اعلام الہدیٰ، از انتشارات کتاب فروشی محمودی، تہران، ایران، ص ۲٦

و الآخرین فینظر الی الفقهاء و المفسرین و المحدثین بعین الازدراء یستحقر بذلک جمیع العباد و العلماء و یدعی لنفسه انه الواصل الی الحق و هو عند الله من الفجّار و المنافقین اھ (ملخصاً) (٦٤)

مختصراً ایک گروہ معرفت و وصول کا دعویٰ رکھتا ہے حالانکہ معرفت و وصول کا نام ہی نام جانتا ہے، اور گمان کرتا ہے کہ یہ سب اگلے پچھلوں کے علم سے اعلیٰ ہے تو وہ فقیہوں، مفسروں، محدثوں سب کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور تمام مسلمانوں اور علماء کو حقیر جانتا ہے، اپنے واصل بخدا ہونے کا ادعا کرتا ہے، حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک فاجروں اور منافقوں میں سے ہے۔ اھ

قول ۳۴: حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین محمد بن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں:

ایاک ان ترمی میزان الشرع من یدک فی العلم الرسمی بل بادر الی العمل بکل ما حکم به و ان فهمت منه خلاف ما یفهمه الناس مما یحول بینک و بین امضاء ظاهر الحکم به فلا تعول علیه فانه مکر الهی بصورت علم الهی من حیث لا تشعر (٦٥)

خبردار علم ظاہر میں جو شرع کی میزان ہے اسے ہاتھ سے نہ پھینکنا بلکہ جو کچھ اس کا حکم ہے فوراً اس پر عمل کر، اور اگر عام علماء کے خلاف تیری سمجھ میں اس سے کوئی ایسی چیز آئے جو ظاہر شرع کا حکم نافذ کرنے سے تجھے

٦٤۔ احیاء العلوم، کتاب ذم الغرور بیان اصناف المغترین الخ، الصنف الثالث، المشهد الحسینی، قاهره، ٣/ ٤٠٥

٦٥۔ الیواقیت و الجواهر، الفصل الرابع، مصطفی البابی، مصر، ١/ ٢٦

روکنا چاہے تو اس پر اعتماد نہ کرنا وہ علم الٰہی کی صورت میں ایک مکر ہے جس کی تجھے خبر نہیں۔

قول ۳۵: نیز حضرت سیدی محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات میں فرماتے ہیں:

اعلم ان میزان الشرع الموضوعة فی الارض هی ما بایدی العلماء من الشریعة فمهما خرج ولی عن میزان الشرع المذکورة مع وجود عقل التکلیف وجب الانکار علیه (٦٦)

یقین جان کہ میزان شرع جو اللہ عزوجل نے زمین میں مقرر فرمائی ہے وہ یہی ہے جو علماء شریعت کے ہاتھ میں ہے تو جب کبھی کوئی ولی اس میزان شرع سے باہر نکلے اور اس کی عقل کا مدار احکام شرعیہ ہے باقی ہو تو اس پر انکار واجب ہے۔

قول ۳۶: نیز حضرت بحر الحقائق ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اعلم ان موازین الولیاء المکملین لا تخطی الشریعة ابدا فهم محفوظون من مخالفة الشریعة الخ (٦٧)

یقین جان کہ اولیاء مرشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی میزانیں کبھی شریعت سے خطا نہیں کرتیں وہ مخالف شرع سے محفوظ ہیں۔

قول ۳۷: نیز حضرت خاتم الولایة المحمدیة رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اعلم أن عین الشّریعة هی عین الحقیقة إذا الشّریعة لها دائرتان علیا و سُفلی فالعلیا لأهل الکشف و السُّفلی لأهل الفکر فلما فتش أهل الفکر علی ما قال أهل الکشف فلم

٦٦۔ الیواقیت و الجواهر، الفصل الرابع، مصطفی البابی، مصر، ١/ ٢٦

٦٧۔ الیواقیت و الجواهر، الفصل الرابع، مصطفی البابی، مصر، ١/ ٢٦، ٢٧

یجدوہ فی دائرۃ فکرھم قالوا ھذا خارج عن الشّریعۃ فاھل الفکر ینکرون علی أھل الکشف و أھل الکشف لاینکرون علی أھل الفکر من کان ذا کشف و فکر فھو حکیم الزمان فکما أن علوم أھل الکشف فھما متلازمان و لکن لما کان الجامع بین الطرفین عزیزاً فرق أھل الظاھر بینھما (٦٨)

یقین جان کہ شریعت ہی کا چشمہ حقیقت کا چشمہ ہے اس لئے کہ شریعت کے دو دائرے ہیں ایک اوپر اور ایک نیچے، اوپر کا دائرہ اہلِ کشف کے لئے ہے اور نیچے کا اہلِ فکر کے لئے۔ اہلِ فکر جب اہلِ کشف کے اقوال کو تلاش کرتے اور اپنے دائرۂ فکر میں نہیں پاتے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ قول شریعت سے باہر ہے، تو اہلِ فکر اہلِ کشف پر معترض ہوتے ہیں مگر اہلِ کشف اہلِ فکر پر انکار نہیں رکھتے، جو کشف و فکر دونوں رکھتا ہے وہ اپنے وقت کا حکیم ہے، پس جس طرح علوم فکر شریعت کا ایک حصہ ہیں یونہی علوم اہلِ کشف بھی، تو وہ دونوں ایک دوسرے کو لازم ہیں اور جب کہ دونوں کناروں کا جامع نادر ہے، لہٰذا ظاہر بینوں نے شریعت و حقیقت کو جُدا سمجھا۔

سبحان اللہ! اہلِ ظاہر اگر علومِ حقیقت کو نہ سمجھیں، عذر رکھتے ہیں کہ شریعت کے دائرے زیریں میں ہیں، مدعیِ ولایت جو علمِ ظاہر سے منکر ہو معلوم ہو قطعاً جھوٹا کذاب فریبی کہ اگر دائرہ بالا تک پہنچتا تو دائرہ زیریں سے جاہل نہ ہوتا، جڑ والے اگر شاخ تراشیں اصل درخت قائم رہے، مگر بلند شاخ تک پہنچے والے جڑ کاٹیں تو اُن کی ہڈی پسلی کی خیر نہیں۔ اس عبارت شریفہ سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ اہل ظاہر اگر شریعت و حقیقت کو جُدا سمجھیں، اُن کی غلطی مگر وہ اپنے علم میں کاذب نہیں اور مدعیِ تصوف اگر انہیں جدا بتائے تو قطعاً دروغ باف دروغ زن ہے۔

٦٨۔ الیواقیت و الجواھر، الفصل الرابع، مصطفی البابی، مصر، ١/٢٦

قول ۳۸: نیز حضرت سان القوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لا یتعدّی کشفُ الولی فی العلوم الإلٰھیۃ فوق ما یعطیہ کتاب نبیّہ و وحیہ، قال الجنید فی ھذا المقام: علمنا ھذا مقیّد بالکتاب و السُّنّۃ و قال الاخر: کلّ فتح لا یشھد لہ الکتاب و السُّنّۃ فلیس بشیٍ فلا یفتح لولی قطّ إلا فی الفھم فی الکتاب العزیز فلھذا قال تعالیٰ "مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ" و قال سبحانہ فی الواح موسی "وَ كَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ" الآیۃ فلا تخرج علم الولی جملۃ واحدۃ عن الکتاب و السُّنّۃ فإن خرج أحد عن ذلک فلیس بعلم و لا علم ولایۃ معاً بل إذا حققتہ وجدتہ جھلاً (٦٩)

عُلومِ الٰہیہ میں ولی کا کشف اُس علم سے تجاوز نہیں کرسکتا جو اُس کے نبی کی وحی و کتاب عطا فرما رہی ہے اس مقام میں جنید نے فرمایا "ہمارا یہ علم کتاب و سنت کا مقید ہے"، اور ایک عارف نے فرمایا "جس کشف کی شہادت کتاب و سنت نہ دیں وہ محض لاشی ہے تو ہرگز ولی کے لئے کچھ کشف نہیں ہوتا مگر قرآن عظیم کے فہم میں"، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا" اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تختیوں کو فرماتا ہے "ہم نے اس کے لئے الواح میں ہر چیز سے کچھ بیان لکھ دیا"، تو سو بات کی ایک بات یہ ہے کہ ولی کا علم کتاب و سنت سے باہر نہ جائے گا، اگر کچھ باہر جائے تو وہ علم ہوگا نہ کشف، بلکہ تحقیق کرے تو تجھے ثابت ہو جائے گا کہ وہ جہالت تھی۔

٦٩۔ الفتوحات المکیۃ لابن عربی، الباب الرابع عشر و ثلثمائۃ فی معرفۃ الخ، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ٣/٥٦

قول۳۹: نیز حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اعلم أیدک اللہ إن الکرامة من الحق من اسمه "البرّ" فلا تکون إلا للأبرار و هی حسیّة و معنویّة، فالعامة ما تعرف إلا الحسّیة مثل الکلام علی الخاطر و الأخبار المغیبات الماضیة و الکائنة و الآتیة المشی علی الماء و اختراق الهوا وطی الأرض و الاحتجاب عن الأبصار و معنویّة لا یعرفها إلا الخواص وهی أن تحفظ علیه اداب الشّریعة و یوفق لإتیان مکارم الأخلاق و اجتباب سفسافها و المحافظة علی أداء الواجبات مطلقًا فی أوقاتها فهذا کرامات لا یدخلها مکر و لا استدراج و الکرامات التی ذکرنا أن العامة تعرفها فکلّها یمکن أن یدخلها المکر الخفی ثم لا بد أن تکون نتیجة عن استقامة أو تنتج استقامة و إلا فلیست بکرامة و المعنویّة لا یدخها شیٔ ممّا ذکرنا فإن العلم یصحبها و قوّة العلم و شرفه تعطیک أن المکر لا یدخلها فإن الحدود الشّرعیّة لا تنصب حبالة للمکر الإلٰهی فإنها عین الطریق الواضحة إلی نیل السّعادة لأن العلم هو المطلوب و به تقع المنفعة و لو لم یعمل به فإنه لا یستوی الذین یعلمون و الذین لا یعلمون فالعلماء هم الأمنون من التلبیس اھ (۷۰) باختصار

یقین جان اللہ تیری مدد کرے کہ کرامت حق سبحانہ کے نام "بر" یعنی محسن کی بارگاہ سے آتی ہے تو اسے صرف ابرار نکوکار ہی پاتے ہیں اور وہ دو قسم ہے: محسوس ظاہری و معقول معنوی، عوام صرف کرامات محسوسہ کو

۷۰۔ الفتوحات المکیة لابن عربی، الباب الرابع و الثمانون و مائة دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۳۶۹/۲

جانتے ہیں جیسے کسی کو دل کی بات بتا دینا، گزشتہ و موجودہ و آئندہ غیبوں کی خبر دینا، پانی پر چلنا، ہوا پر اُڑنا، صدہا منزل زمین ایک قدم میں طے کرنا، آنکھوں سے چُھپ جانا کہ سامنے موجود ہوں اور کسی کو نظر نہ آئیں اور کرامات معنویہ کو صرف خواص پہچانتے ہیں وہ یہ ہیں کہ اپنے نفس پر آداب شرعیہ کی حفاظت رکھے، عمدہ خصلتیں حاصل کرنے اور بُری عادتوں سے بچنے کی توفیق دی جائے تمام واجبات ٹھیک ادا کرنے پر التزام رکھے، ان کرامتوں میں مکر و استدراج کو دخل نہیں اور کرامتیں جنہیں عوام پہچانتے ہیں ان سب میں مکر نہاں کی مداخلت ہو سکتی ہے پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ظاہری کرامتیں استقامت کا نتیجہ ہوں یا خود استقامت پیدا کرے ورنہ کرامت نہ ہو گی اور کرامت معنویہ میں مکر و استدراج کی مداخلت نہیں اس لئے کہ علم ان کے ساتھ ہے علم کا شرف خود ہی تجھے بتائے گا کہ اُن میں مکر کا دخل نہیں اس لئے کہ شریعت کی حدیں کسی کے لئے مکر کا پھندا قائم نہیں کرتیں اس وجہ سے کہ شریعت سعادت پانے کا عین صاف و روشن راستہ ہے، علم ہی مقصود ہے اور اسی نے نفع پہنچانا ہے اگرچہ اس پر عمل نہ ہو کہ مطلقاً ارشاد ہوا ہے کہ "عالم و بے علم برابر نہیں" تو علماء ہی مکر و اشتباہ سے امان میں ہے و بس

قول۴۰: حضرت سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کہ اقطاب اربعہ سے ہیں یعنی اُن چار میں جو تمام اقطاب میں اعلیٰ و ممتاز گنے جاتے ہیں، اول حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دوم سید احمد رفاعی، سوم حضرت سید احمد کبیر بدوی، چہارم حضرت سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ونفعنا بہم کا تہم فی الدنیا والآخرۃ) فرماتے ہیں:

الشریعة هی الشجرة و الحقیقة هی الثمرة (۷۱)

۷۱۔ الطبقات الکبری، ترجمہ ابراهیم الدسوقی ۲۹۸۶، مصطفی البابی، مصر، ۱۶۹/۱

شریعت درخت ہےاور حقیقت پھل ہے۔

درخت و ثمر کی نسبت بھی وہی بتا رہی ہے کہ درخت قائم ہے تو اصل ہے مگر جو اصل کاٹ بیٹھ وہ نرا محروم و مردود ہے، پھر اس مثال کی بھی وہی حالت ہے جو ہم شیخ و بحر میں بیان کر آئے، درخت کٹ جائے تو آئندہ پھل کی اُمید نہ رہی مگر جو پھل آ چکے ہیں یہاں درخت کے کٹتے ہی آئے ہیں پھل بھی فنا ہو جاتے ہیں اور فنا ہوتے ہی پھر بس نہیں بلکہ انسان کا دشمن ابلیس لعین غلیظ اور گوبر کے پھل جادو سے بنا کر اُس کے منہ میں دیتا ہےاور یہ اپنی حالت میں انہیں ثمرِ حقیقت جان کر خوش خوش نگلتا ہے، جب آنکھ بند ہو گئی اُس وقت کھلے گا کہ منہ میں کیا بھرا تھا والعیاذ باللہ تعالیٰ ان درختوں میں قریب تر مثال پان اور اس کی بیل کی ہے، خوشبو، خوشرنگ، خوش ذائقہ، مفرح، مقوی دل و دماغ، مصفی خون مطیب نکہت وجہ سرخروئی، باعث زینت، اور پھر عجیب خاصہ یہ کہ بیل سوکھے تو اس کے پان جہاں جہاں ہوں معا سوکھ جائیں گے، یہ ایک ادنیٰ مثال شریعت و حقیقت یا اس جاہل کے طور پر شریعت و طریقت کی ہے۔

قول ۴۱: عارف باللہ حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیر و مرشد امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں:

علم الكشف اخبار بالأمور على ما هي عليه في نفسها و هذا إذا حققته و جدته لا يخالف الشّريعة في شيء بل هو الشّريعة بعينها (٧٢)

یعنی، علم کشف یہ ہے کہ اشیاء جس طرح واقع و حقیقت میں ہیں اسی طرح ان سے خبر دے اسے اگر تو تحقیق کرے تو اصلاً کسی بات میں شریعت کے خلاف نہ پائے گا بلکہ وہ عین شریعت ہے۔

قول ۴۲: نیز ولی ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

۷۲۔ میزان الشریعۃ الکبریٰ، فصل فی بیان استحالہ خروج شئ الخ مصطفی البابی، مصر، ۱/ ۴۴

جميع مصابيح علماء الظاهر و الباطن قد اتقدت من نور الشّريعة فما من قول من أقوال المجتهدين و مقلّديهم لا وهو مؤيّد بأقوال أهل الحقيقة لا شكّ عندنا في ذلك (٧٣)

علمائے ظاہر ہوں خواہ علمائے باطن سب کے چراغ شریعت ہی کے نور سے روشن ہیں، تو ائمہ مجتہدین اور اُن کے مقلدین کسی کا کوئی قول ایسا نہیں کہ اہلِ حقیقت کے اقوال اس کی تائید نہ کرتے ہوں ہمارے نزدیک اس میں کوئی شک نہیں۔

نیز فرمایا:

إمداد قلبه ﷺ لجميع قلوب علماء أمته فما اتقد مصباح عالم إلا عن مشكوة نور قلب رسول الله ﷺ (٧٤)

تمام علمائے اُمت کے دلوں کو رسول اللہ ﷺ کے قلبِ اقدس سے مدد پہنچتی ہے تو ہر عالم کا چراغ حضور ہی کے نورِ باطن کے شمع دان سے روشن ہے۔

قول ۴۳: نیز ہی منقول ممدوح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

علم الكشف الصحيح لا يأتي قطّ إلاّ موافقًا للشّريعة المطهّرة (٧٥)

سچا علم کشف کبھی نہیں آتا مگر شریعت مطہرہ کے موافق۔

۷۳۔ المیزان الکبریٰ للشعرانی، فصل فی بیان استحالہ خروج شئ الخ، مصطفی البابی، مصر، ۱/ ۴۵

۷۴۔ المیزان الکبریٰ للشعرانی، فصل فی بیان استحالہ خروج شئ الخ، مصطفی البابی، مصر، ۱/ ۴۵

۷۵۔ المیزان الکبریٰ للشعرانی، فصل فان قال قائل ان احداً لا یحتاج الی ذوق الخ، مصطفی البابی، مصر، ۱/ ۱۲

قول ۴۴: حضرت سیدی افضل الدین اجل خلفائے سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

كلّ حقيقة شريعة و عكسه (۷۶)

حقیقت عین شریعت ہے اور شریعت عین حقیقت۔

قول ۴۵: امام اجل عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں:

إن الله تعالىٰ قد أقدر إبليس كما قال الغزالى وغيره على أن يقيم للمكاشف صورة المحل الذى يأخذ علمه منه من سماء أو عرش أو كرسى أو قلم أو لوح فربما ظنّ المكاشف أن ذلك العلم عن الله عزّ وجلّ فأخذ به فضل فاضل فمن هنا أوجبوا على المكاشف أنه يعرض ما أخذه من العلم من طريق كشفه على الكتاب و السُّنّة قبل العمل به فإن وافق فذاك و إلاّ حرام عليه العمل به (۷۷)

بے شک اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو قدرت دی ہے جیسا امام حجۃ الاسلام غزالی وغیرہ اکابر نے تصریح کی ہے کہ صاحب کشف آسمان، عرش، کرسی، لوح، قلم جہاں سے اپنے علوم حاصل کرتا ہے اس مکان کی ساختہ تصویر اس کے سامنے قائم کردے (اور حقیقت میں وہ عرش کرسی لوح قلم نہ ہوں شیطان کا دھوکہ ہوں، اب شیطان اس دھوکے کی ٹٹی سے اپنا علم شیطانی القاء کرے) اور یہ صاحب کشف سے اللہ عزوجل کی طرف سے گمان کر کے عمل کر بیٹھے خود بھی گمراہ ہوا، اوروں کو بھی گمراہ کرے، اسی لئے ائمہ اولیائے کشف والے پر واجب کیا ہے کہ جو علم بذریعہ کشف حاصل ہوا

۷۶۔ المیزان الکبری للشعرانی، فصل فی بیان استحالۃ الخ، مصطفی البابی، مصر، ۱/۴۵

۷۷ المیزان الکبری للشعرانی، فصل فان قال قائل ان احداً یحتاج الخ، مصطفی البابی، مصر، ۱/۱۲

اس پر عمل کرنے سے پہلے اسے کتاب وسنت پر عرض کرے، اگر موافق ہو تو بہتر ورنہ اس پر عمل حرام ہے۔

نابینا وَاہم نے شریعت کی حاجت دیکھی، شریعت کا دامن نہ تھا مو تو شیطان کچے دھاگے کی لگام دے کر تمہیں تھمائے پھرے، جب تو حدیث نے فرمایا:

عابد بے فقہ چکی کا گدھا (۷۸)

قول ۴۶: نیز امام ممدوح قدس سرہ فرماتے ہیں:

لا تلحق نهاية الولاية بداية النبوّة أبدًا و لو أن وليًا تقدم إلى العين التى يأخذ منها الأنبياء عليهم الصلوة و السلام لاحترق و غاية أمر الأولياء أنهم يتعبدون بشريعة محمد ﷺ قبل الفتح عليهم و بعده و متى ما خرجوا عن شريعة محمد ﷺ هلكوا وانقطع عنهم الإمداد فلا يمكنهم أن يستقلوا بالأخذ عن الله تعالىٰ أبداً و قد تقدم أن جميع الأنبياء و الأولياء مستمدّون من محمد ﷺ (۷۹)

کبھی ولایت کی نہایت نبوت کی ابتداء تک نہیں پہنچ سکتی اور اگر کوئی ولی اس چشمہ تک بڑھے جس سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام فیض لیتے ہیں، تو وہ ولی جل جائے، اولیاء کی نہایت کار یہ ہے کہ شریعت محمدی ﷺ پر عبادت بجا لاتے ہیں خواہ کشف حاصل ہوا ہو یا نہیں اور جب کبھی شریعت محمد ﷺ سے نکلیں ہلاک ہو جائیں گے اور ان کی مدد قطع ہو جائے گی تو انہیں کبھی ممکن نہیں کہ اللہ عزوجل سے خود بالاستقلال لے سکیں اور

۷۸ حلیۃ الأولیاء فی لأبی نعیم، ترجمہ ۳۱۸، خالد بن معدان، دار الکتاب العربی، بیروت، ۵/۲۱۹

۷۹۔ الیواقیت و الجواہر، المبحث الثانی و الاربعون، مصطفی البابی، مصر، ۲/۷۱

ہم اوپر بیان کر آئے کہ تمام انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء محمد ﷺ سے مدد لیتے ہیں۔

قول ۴۷: نیز ولی موصوف قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

التصوّف إنما هو زبدة عمل العبد بأحكام الشريعة (٨٠)

تصوف کیا ہے، بس احکام شریعت پر بندے کے عمل کا خلاصہ ہے۔

قول ۴۸: پھر فرمایا:

علم التصوّف تفرّع من عين الشّريعة (٨١)

علم تصوف چشمۂ شریعت سے نکلی ہوئی جھیل ہے۔

قول ۴۹: پھر فرمایا:

من دقّق النّظر علم أنه لا يخرج شيء من علوم أهل الله تعالى عنه شريعة و كيف تخرج علومهم عن الشّريعة و الشّريعة هي وصلتهم إلى الله عزّ وجلّ في كلّ لحظة (٨٢)

جو نظر غور کرے جان لے گا کہ علوم اولیاء سے کوئی چیز شریعت سے باہر نہیں اور کیونکر ان کے علم شریعت سے باہر ہوں حالانکہ ہر ہر لحظہ شریعت ہی اُن کے وصول بخدا کا ذریعہ ہے۔

قول ۵۰: پھر فرمایا۔

قد أجمع القوم على أنه لا يصلح للتّصدر في طرق الله عز وجلّ إلاّ من تبحر في علم الشّريعة و علم منطوقها و مفهومها و خاصها و عامها و ناسخها و منسوخها و تبحر في

٨٠۔ الطبقات الکبریٰ للشعرانی، مقدمۃ الکتاب، مصطفی البابی، مصر، ۴/۱

٨١۔ الطبقات الکبریٰ للشعرانی، مقدمۃ الکتاب، مصطفی البابی، مصر، ۴/۱

٨٢۔ الطبقات الکبریٰ للشعرانی، مقدمۃ الکتاب، مصطفی البابی، مصر، ۴/۱

لغة العرب حتى عرف مجازاتها و استعاراتها و غير ذلك فكلّ صوفي فقيه و لا عكس (٨٣)

تمام اولیاءِ کرام کا اجماع ہے کہ طریقت میں صدر بننے کا لائق نہیں مگر وہ جو علم شریعت کا دریا ہو اُس کے منطوق مفہوم خاص عام ناسخ منسوخ سے آگاہ ہو زبانِ عرب کا کمال ماہر ہو یہاں تک کہ اُس کے مجاز اور استعارے جانتا ہوتا ہے اور ہر فقیہ صوفی نہیں ہوتا۔

قول ۵۱: نیز عارف معروف قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

الكشف الصّحيح لا يأتي دائماً إلاّ موافقًا للشّريعة كما هو مقرر بين العلماء (٨٤)

سچا کشف ہمیشہ شریعت کے مطابق ہی آتا ہے جیسے کہ اس فن کے علماء میں مقرر ہو چکا ہے۔

قول ۵۲: حضرت عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی فرماتے ہیں:

ما يدعيه بعض المتصوّفة في زماننا إنكم معشر أهل العلم الظاهر تأخذون أحكامكم من الكتاب و السُّنّة و إنا نأخذ من صاحبه هذا كفر لا محالة بالإجماع من وجوه الأول التصريح بعدم الدخول تحت أحكام الكتاب و السُّنّة مع وجود شرط التكليف من العقل و البلوغ (٨٥)

وہ جو ہمارے زمانے کے بعض صوفی بننے والے اِدعا کرتے ہیں کہ اے

٨٣۔ الطبقات الکبریٰ للشعرانی، مقدمۃ الکتاب، مصطفی البابی، مصر، ۴/۱

٨٤۔ المیزان الکبریٰ، فصل فان قال قائل ان احداً یحتاج الی ذوق، مصطفی البابی، مصر ۱۲/۱

٨٥۔ الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ، الباب الأول، الفصل الثاني، مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد، ۱/۱۵۵ تا ۱۵۸

علم والو! تم اپنے احکام کتاب وسنت سے لیتے ہو اور ہم خود صاحبِ قرآن سے لیتے ہیں یہ بالاجماع قطعاً بوجوہ کثیرہ کفر ہے ازانجملہ یہ عقل وبلوغ شرائطِ تکلیف ہوتے ہوئے کہہ دیا کہ ہم زیر احکام شریعت نہیں۔

یہیں فرمایا:

إن أراد بترک العلم الظّاهر عدم الإعتناء به لأن العلم الظّاهر لاحاجة إليه، فقد سفه الخطاب الإلٰهي وسفه الأنبياء و نسب العبث و البطلان إلى إرسال الرُّسُل و إنزال الكتب فلا شکّ في كفره أشد الكفر (٨٦) (ملتقطاً)

اگر علم ظاہر چھوڑنے سے اس کا نہ سیکھنا اور اس کا اہتمام نہ کرنا مراد لے اس خیال سے کہ علم ظاہر کی طرف حاجت نہیں تو اس نے کلامِ الٰہی کو احمق بتایا اور انبیاء کو بیوقوف ٹھہرایا، رسولوں کے بھیجنے کتابوں کے اُتارنے کو عبث وباطل کی طرف نسبت کیا تو کچھ شک نہیں کہ وہ کافر ہے اور اس کا کفر سب سے سخت تر کفر۔

قول ۵۳: نیز عارف ممدوح قدس سرہ تعظیم شریعت مطہرہ کے بارے میں حضرات عالیہ سیدالطائفہ وسری سقطی وابویزید بسطامی وابوسلیمان دارانی وذوالنون مصری وبشر حافی وابوسعید خراز وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال کریمہ ذکر کرکے فرماتے ہیں:

أنظر أيها العاقل الطّالب للحقّ إن هؤلاء عظماء مشائخ الطّريقة و كبراء أرباب الحقيقة كلّهم يعظمون الشّريعة المحمّديّة و كيف و هم ما وصلوا إلا بذلک التعظيم و السّلوک على هذا المسلک المستقيم و لم ينقل عن أحد

٨٦۔ الحديقة النّدية شرح الطّريقة المحمّديّة، الباب الاول، الفصل الثّاني، مكتبه نوريه رضويه فيصل آباد، ١/ ١٥٩

منهم و لا غيرهم من السّادة الصّوفية الكاملين أنه احتقر شيأ من أحكام الشّريعة المطهّرة ولا امتنع من قبوله بل كلّهم مسلمون له و يبنون علومهم الباطنة على السيرة الأحمديّة فلا يغرّنک طامات لجهّال المُتنسّكين الفاسقين المفسدين الضّالين المُضلّين الزائغين عن الشّرع القويم إلى صراط الجحيم خارجين عن مناهج علماء الشّريعة المحمّديّة مارقين عن مسالک مشائخ الطّريقة لإعراضهم عن التّأدّب بآداب الشّريعة و تركهم الدّخول في حصونها المنيعة فهم كافرون بإنكارها مدعون الاستنارة بأنوارها و مشائخ الطّريقة قائمون بآداب الشّريعة معتقدون تعظيم أحكام الله تعالىٰ و لهذا اتحفهم الله تعالىٰ بالكمالات القدسية و هؤلاء المغرورون بالقشار اللّابسون حلّة العار الذين هم مسلمون في الظّاهر و إذا حقّقتهم فهم كفّار لم يزالوا معتكفين على أصنام الأوهام مفتونين بما يلقي لهم الشّيطان من الوساوس في الأفهام فالويل لهم و لم تبعهم أو حسن أمرهم فهم قطّاع طريق الله تعالىٰ اھ(٨٧) ملتقطًا

یعنی اے عاقل، اے حق کے طالب! دیکھ کہ یہ عظمائے مشائخ طریقت یہ کبرائے اربابِ حقیقت سب کے سب شریعت مطہرہ کی تعظیم کررہے اور کیوں نہ کریں کہ وہ واصل نہ ہوئے مگر اسی تعظیم اقدس سیدھی راہ شریعت پر چلنے کے سبب یا ان سے یا ان کے سوا اور سردارانِ اولیائے

٨٧۔ الحديقة النّدية شرح الطّريقة المحمّديّة، الباب الأول، الفصل الثاني، مكتبه نوريه رضويه فيصل آباد، ١/ ١٨٧ تا ١٨٩

کاملین کسی ایک سے بھی منقول نہیں کہ اُس نے شریعت مطہرہ کے کسی حکم کی تحقیر کی یا اُس کے قبول سے باز رہا ہو بلکہ وہ سب اُس کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں اور اپنے باطنی علوم کی سیرت محمدی ﷺ پر بنا کرتے ہیں، تو تجھے زنہار دھوکا میں نہ ڈالیں حد سے گزری ہوئی باتیں اُن جاہلوں کی کہ سالک بنتے ہیں خود بگڑے اوروں کو بگاڑتے ہیں، آپ گمراہ اوروں کو گمراہ کرتے ہیں، شرعِ مستقیم سے کج ہو کر جہنم کی راہ چلتے ہیں، علمائے شریعت کی راہ سے باہر مشائخ طریقت کے مسلک سے خارج اس لئے کہ آدابِ شریعت اختیار کرنے سے رُوگردانی کئے اور اس کے مستحکم قلعوں میں پناہ پنے کو چھوڑے بیٹھے ہیں تو وہ انکارِ شریعت کے سبب کافر ہیں اور دعوے یہ کہ اس کے انوار سے روشن ہیں، مشائخ طریقت تو آدابِ شریعت پر قائم ہیں احکامِ الٰہی کی تعظیم کے معتقد ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں کمالات اقدس کا تحفہ دیا اور یہ اپنی خرافات پر مغرور یہ عار کا لباس پہنے ہوئے کہ ظاہر میں مسلمان اور حقیقت میں کافر ہیں یہ ہمیشہ اپنے اوہام کے بتوں کے آگے آسن مارے بیٹھے ہیں، شیطان جو وسوسے اُن کے افکار میں ڈالتا ہے انہیں پر مفتون ہوتے ہیں تو خرابی پوری خرابی ان کے لئے اور اس کے لئے اور اُن کے لئے جو اُن کا پیرو ہو یا اُن کے کام کو اچھا جانے، اس لئے کہ وہ راہِ خدا کے راہزن ہیں۔ اھ ملتقطا

قول ۵۴: حضرت قطب ربانی محبوب یزدانی مخدوم اشرف جہانگیر چشتی سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردار سلسلہ چشتیہ اشرفیہ فرماتے ہیں:

خارق عادت اگر از ولی موصوف باوصاف ولایت ظاہر بود کرامت گویند واگر از مخالف شریعت صادر شود استدراج حفظنا اللہ وایاکم(۸۸)

اگر اوصافِ ولایت والے ولی سے خارقِ عادت ظاہر ہو تو وہ کرامت ہے اور اگر مخالفِ شریعت سے صادر ہو تو استدراج ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو محفوظ فرمائے۔(ت)

قول ۵۵: حضرت سیدی ابو المکارم رکن الدین خلیفہ حضرت سیدی نور الدین عبدالرحمن اسفرائنی خلیفۂ وقت حضرت سیدی جمال الدین احمد جوزقانی خلیفہ سیدی رضی الدین لالا خلیفہ حضرت سیدی نجم الدین کبریٰ سردار سلسلہ کبرویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے شیخ و مرشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں:

ولی تا شریعت را بکمال نگیرد قدم در ولایت نتواں نہاد بلکہ اگر انکار کند کافر گردد۔(۸۹)

ولی جب تک شریعت کو مکمل طور پر نہ اپنائے ولایت میں قدم نہیں رکھ سکتا بلکہ اگر اس کا انکار کرے تو کافر ہے۔(ت)

قول ۵۶: حضرت سیدی شیخ الاسلام احمد نامقی جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدی خواجہ مودود چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

اول مصلے را بر طاق نہ و برو علم آموز کہ زاہد بے علم مسخرہ شیطان است(۹۰)

پہلے عبادت کا مصلیٰ طاق پر رکھ اور جا کر علم حاصل کر کیونکہ جاہل شیطان کا مسخرہ ہوتا ہے۔(ت)

۸۸۔ لطائف اشرفی، لطیفہ پنجم، مکتبہ سمنانی، کراچی، ۱/۱۲۶

۸۹۔ نفحات الأنس، ذکر أبی المکارم رکن الدین أحمد بن محمد، از انتشارات کتابفروشی، تہران، ایران، ص ۴۴۳

۹۰۔ نفحات الأنس، ذکر خواجہ قطب الدین مودود چشتی، از انتشارات کتابفروشی، تہران، ایران، ص ۳۲۹

یہ حکایت شریف بہت نفیس ولطیف ہے اس کا خلاصہ عرض کریں کہ اس کلام کریم کا منشاء معلوم ہو، اور حضرت خواجہ مودود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سرِ دو سردار سلسلہ عالیہ چشتیہ بہشتیہ ہیں، دفع وہم ہو اور آج کل کے بہت مدعیان ناکارہ کے لئے کہ مسند ولایت کو ترکہ پدری جانتے ہیں، باعث ہدایت وعبرت وفہم ہو، حضرت ممدوح سلالۂ خاندان اولیائے کرام ہیں ان کے آباء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجلۂ اکابر محبوبانِ خُدا، سردارانِ شریعت وطریقت و اصحاب علم وکرامت تھے اور اُن کے بعد حضرت خواجہ مودود چشتی نے مسند آبائی پر جلوس فرمایا، ہزاروں آدمی مرید ہو گئے مگر صاحبزادہ والاقدر ابھی عالم نہ ہوئے تھے، نہ راہ طریقت کسی مرشد کامل کی تعلیم سے چلے تھے عنایت ازلی ہی اُن کے حال شریفہ پر متوجہ تھی، حضرت شیخ الاسلام قطب الکرام سیدی احمد نامقی جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُن کے تعلیم وتفہیم کے لئے ہرات بھیجا، یہاں خواص وعام اس جناب کی کراماتِ عالیہ دیکھ کر مرید ومعتقد ہوئے اور تمام اطراف میں اُن کا شہرہ ہوا، صاحبزادۂ خواجگان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ناگوار ہوا، قصد فرمایا کہ حضرتِ والا کو اس ملک سے باہر کریں، لشکر مریدان لے کر جنبش فرمائی اصحاب حضرت شیخ الاسلام کو اس کی اطلاع ہوئی انہوں نے براہ ادب اُسے شیخ الاسلام سے چھپایا مگر حضرت خود ہی خوب جانتے تھے ایک دن جب صبح کا ناشتہ حاضر کیا گیا تو ارشاد فرمایا: ایک ساعت صبر کرو کہ کچھ قاصد آتے ہیں، تھوڑی دیر بعد قاصدانِ صاحبزادہ حاضر ہوئے، حضرت والا نے انہیں کھانا کھلایا، پھر فرمایا: تم کہو گے یا میں بتاؤں کہ کس لئے آئے ہو، عرض کی: حضرت فرمائیں، فرمایا: خواجہ مودود نے تمہیں بھیجا ہے کہ احمد سے کہو وہ ہماری ولایت میں کیوں آیا سیدھی طرح واپس جانا ہے تو جائے ورنہ جس طرح چاہے نکالا جائے گا، قاصدوں نے تصدیق کی کہ ہاں حضرت خواجہ نے یہی پیغام دے کر ہمیں بھیجا ہے، حضرت والا نے فرمایا کہ ولایت سے یہ دیہات مراد ہیں تو یہ اوروں کے ملک ہیں نہ کہ خواجہ مودود کی، اور اگر ولایت سے یہ لوگ مراد ہیں تو یہ بادشاہ سنجر کی رعیت تو یوں بادشاہ شیخ الشیوخ ٹھہرے گا اور اگر ولایت سے وہ مراد ہے جو میں جانتا ہوں اور جسے اولیاء اللہ جانتے ہیں تو کل ہم انہیں دکھا دیں گے کہ ولایت کا کام کیا

اور کیسے ہوتا ہے؟ قاصدوں کو یہ جواب عطا فرمایا اور ادھر ابر عظیم آیا اور ایک رات دن ابر برسا دم بھر کو نہ دم لیا، دوسرے دن صبح کو حضرت والا نے فرمایا: گھوڑے کسو کہ خواجہ مودود کی طرف چلیں۔ اصحاب نے عرض کی: ندی چڑھ گئی اب جب تک چند روز بارش موقوف نہ ہو کوئی ملاح کشتی بھی نہیں لے جا سکتا۔ فرمایا کچھ مشکل نہیں آج ہم ملاحی کریں گے، جب سوار ہو کر جنگل پہنچے ملاحظہ فرمایا کہ ایک انبوہ مسلح حضرت کے ہمراہ ہے، فرمایا یہ کون لوگ ہیں، عرض کی حضور کے مرید ومحب ہیں، یہ سن کر کہ ایک جماعت حضور کے مقابلے کو آئی ہے یہ حضور کے ہمراہ ہو لئے ہیں، فرمایا: انہیں واپس کرو تیر وتلوار تو سنجر کا کام ہے، اولیاء کے ہتھیار اور ہی ہیں، غرض چند خدام کے ساتھ ندی کنارے پہنچے پانی طغیانی پر تھا، فرمایا آج یہ ٹھہری ہے کہ ہم ملاحی کریں گے، معرفتِ الٰہی میں کلام فرمانا شروع کیا تمام حاضرین ذوق سے بیخود ہو گئے، فرمایا: آنکھیں بند کر لو اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر چلو، لوگوں نے ایسا ہی کیا جس نے آنکھ جلدی کھول دی، اس کا جوتا تر ہوا اور جس نے ذرا دیر کر کے کھولی اس کا جوتا بھی خشک رہا، اور سب نے اپنے آپ کو دریا کے اُس پار پایا، قاصدوں نے یہ ماجرا دیکھ جلدی کر کے حضرت صاحبزادہ خواجگان کے حضور حاضر ہوئے اور حاصل عرض کیا، کسی کو یقین نہ آیا، صاحبزادہ دو ہزار مرید مسلح کے ساتھ متوجہ ہوئے، اور جسے شیخ الاسلام سے نظر دوچار ہوئی صاحبزادہ بے اختیار پیادہ ہو گئے اور حضرت والا کے پائے مبارک کو بوسہ دیا، حضرت اُن کی پیٹھ ٹھونکتے اور فرماتے تھے، ولایت کا کام دیکھا تم نہیں جانتے مردانِ خُدا کی فوج سلاح سے نہیں، جاؤ سوار ہو ابھی بچے ہو تمہیں نہیں معلوم کہ کیا کرتے ہو، جب بستی میں آئے حضرت شیخ الاسلام مع اپنے اصحاب کے ایک محلہ میں اُترے اور حضرت صاحبزادہ مع مریدان دوسرے محلہ میں، دوسرے دن اُن مریدین صاحبزادہ نے کہا ہم آئے تھے شیخ احمد کو اس ملک سے نکالنے، اور آج وہ ہمارے ساتھ ایک ہی گاؤں میں مقیم ہیں کوئی فکر عمدہ کرنی چاہیے، حضرت خواجہ مودود نے فرمایا: میری رائے میں صواب یہ ہے کہ صبح اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر اُن سے اجازت لیں اُن کا کام ہمارے بس کا نہیں، مریدوں نے کہا: بلکہ رائے صواب یہ ہے کہ کوئی کام پر جاسوس مقرر کریں

جب اُن کے قیلولہ یعنی دوپہر کو آرام کا وقت آئے اور لوگ اُن کے پاس سے چلے جائیں وہ تنہا رہیں اس وقت ہماری ایک جماعت آپ کے ساتھ اُن کے پاس جائے اور سماع شروع کریں اور حال دکھیں، اسی حالت میں کوئی حربہ اُن پر ماردیں، حضرت خواجہ نے فرمایا: ٹھیک نہیں وہ ولی ہیں صاحبِ کرامات ہیں مگر مریدوں نے نہ مانا، جب دوپہر کو شیخ الاسلام کے آرام کا وقت آیا خادم نے چاہا کہ بچھونا بچھائے، فرمایا: ایک ساعت توقف کرو کچھ آرام ہوگا ایک کام درپیش ہے، ناگاہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، خادم نے دروازہ کھولا، دیکھا کہ حضرت خواجہ مودود ایک انبوہ کے ساتھ تشریف لائے، سلام کر کے سماع شروع ہوا، ساتھ والے نعرے لگانے لگے، انہوں نے چاہا کہ اپنا ارادہ فاسدہ پورا کریں کہ حضرت شیخ الاسلام نے سرِ مبارک اٹھا کر فرمایا: سہلا کجائی ہے (اے سہلا! تو کہاں ہے)، سہلا نام ایک صاحب شہر سرخس کے ساکن، صاحبِ کرامات و عاقل، مجنون نما تھے، ہمیشہ حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں رہتے، حضرت کے آواز دینے پر وہ فوراً حاضر ہوئے اور ایک نعرہ اُن مفسدوں پر لگایا، وہ سب کے سب معاً جوتیاں پگڑیاں چھوڑ کر بھاگ گئے، حضرت صاحبزادہ خواجگان باقی رہے، نہایت ندامت کے ساتھ کھڑے ہوئے اور سر برہنہ کر کے معافی مانگی اور عرض کی: حضرت کو روشن ہے کہ اس دفعہ یہ میری مرضی نہ تھی، فرمایا: تم سچ کہتے ہو مگر تم ان کے ساتھ کیوں آئے، عرض کیا: میں نے برا کیا حضرت معاف فرمائیں، فرمایا: میں نے معاف کیا جاؤ اور ان لوگوں کو واپس لاؤ اور دو خدمت گار مقرر کرو اور تین دن ٹھہراؤ، حضرت خواجہ مودود نے ایسا ہی کیا، بعد ازاں حضرت شیخ الاسلام کے پاس آکر گزارش کی جو حکم ہوا تھا بجا لایا اب کیا فرمان ہے، فرمایا: سجادہ طاق پر رکھو اور اول جا کر علم پڑھو کہ زاہد بے علم مسخرہ شیطان ہے، خواجہ نے فرمایا: میں نے قبول کیا اور کیا ارشاد ہے، فرمایا: جب تحصیل علم سے فارغ ہو اپنا خاندان زندہ کرو، تمہارے باپ دادا اولیاء و صاحبِ کرامات تھے، خواجہ مودود نے عرض کی: خاندان زندہ کرنے کو ارشاد ہوتا ہے تو پہلے تبرکاً حضرتِ والا مجھے مسند پر بٹھائیں، فرمایا: آگے آؤ، یہ آگے آگئے، حضرت نے ہاتھ پکڑ کر اپنی مسند مبارک کے کنارے پر بٹھایا اور فرمایا: بشرطِ علم بشرطِ علم، تین

بار فرمایا، حضرت خواجہ تین روز اور حاضرِ خدمت رہے، فائدے لئے، نوازشیں پائیں، پھر تحصیل علم کے لئے بلخ بخارا تشریف لے گئے، چار سال میں ماہر کامل ہوئے، ہر شہر میں حضرت سے کرامات ظاہر ہوئیں، پھر چشت کو مراجعت فرمائی، تربیت مریدان میں مشغول ہوئے، اطراف سے طالبانِ خدا حاضرِ خدمت ہوئے اور حضرت کی برکت انفاس سے دولتِ معرفت و رتبۂ ولایت کو پہنچے، حضرت خواجہ شریف زندنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نہایت عالی درجہ ولی و عارف و واصل ہیں، اسی جناب کے مرید و تربیت یافتہ ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم اجمعین۔(۹۱)

قول ۵۷: حضرت مولانا نورالدین جامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں:

اگر صد ہزار خارق عادات بر ایشاں ظاہر شود چوں نہ ظاہر ایشاں موافق احکام شریعت ست و نہ باطن ایشاں موافق آداب طریقت باشد آں از قبیل مکر و استدراج خواہد بود نہ از مقولۂ ولایت و کرامت (نفحات الأنس، القول فی اثبات الكرامة للأولياء، از انتشارات کتابفروشی، تہران، ایران، ص ۲۶)

اگر لاکھ خارق عادات ظاہر ہوں جب تک ظاہر و باطن شریعت و آدابِ طریقت کے موافق نہ ہو تو وہ مکر اور استدراج ہوگا ولایت و کرامت کا مصداق نہ ہوگا۔(ت)

بعینہ اسی طرح "لطائف اشرفی" ص ۱۳۹ میں ہے، پھر دونوں کتابوں میں حضرت شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ عبارت کریمہ منقول قول ۳۲ ذکر فرمائی، فائدہ نفیسہ اسی "نفحات الانس شریف" میں حضرت شیخ الاسلام عبداللہ ہروی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول کہ حضرت شیخ احمد چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کر کے فرماتے تھے:

۹۱۔ نفحات الأنس، ذکر خواجہ قطب الدین مودود چشتی، از انتشارات کتابفروشی، تہران، ایران، ص ۳۲۶ تا ۳۲۹

چشتیاں ہمہ چناں بودند از خلق بیباک و در باطن پاک و در معرفت و فراست چالاک ہمہ احوال ایشاں باخلاص و ترک ریا بود ہیچ گونہ در شرع سُستی روا نداشتندے۔(۹۲)

تمام چشتی حضرات ایسے ہی تھے کہ مخلوق سے بے خوف، باطن میں پاک اور معرفت و فراست میں باکمال اُن کے تمام احوال اخلاص اور بے ریائی پر مبنی تھے، اور کسی طرح بھی شریعت میں سُستی برداشت نہ کرتے۔(ت)

اور نسخہ قدیمہ "نفحات شریف" میں کہ تین سو برس کا لکھا ہوا یوں ہے:

ہیچگونہ سستی روا نداشتندے در شرع تا بجاوان چہ رسد(۹۳)

کسی بھی طرح شرع میں سستی روا نہ رکھتے تو کوتاہی کہاں ہوتی۔(ت)

ہمارے چشتی بھائی حضرات چشت رضی اللہ تعالٰی عنہم کا حال کریم مشاہدہ کریں کہ اصلاً شرع میں سستی و کاہلی بھی جائز نہ رکھتے نہ کہ معاذ اللہ احکام شرعیہ کو ہلکا جاننا چشتی ہونے کو بندگی شرع سے پروانہ آزادی، متنا والعیاذ باللہ رب العلمین سردار سلسلہ علیہ چشتیہ حضرت سلطان الاولیاء شیخ المشائخ محبوب الٰہی نظام الحق والدین محمد رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ارشادات عالیہ سنئے، فرماتے:

(۱) چندیں چیز می باید تا سماع مباح شود مستمع و مسمع و آلہ سماع، مسمع یعنی گوینده، مرد تمام باشد، کودک نباشد و عورت نباشد و مستمع آنکہ می شنود از یاد حق خالی نباشد و مسموع آنچہ بگویند فحش و مسخرگی نباشد و آلہ سماع مزامیر است چوں چنگ و رباب و مثل آں می باید کہ درمیان نباشد ایں چنیں

۹۲۔ نفحات الأنس، ذکر شیخ أحمد جشتی، از انتشارات کتابفروشی، تهران، إیران ص ۴۴۳

۹۳۔ نفحات الأنس، ذکر شیخ أحمد جشتی، از انتشارات کتابفروشی، تهران، إیران ص ۴۴۳

سماع حلال است۔(۹۴)

چند چیزیں پائی جائیں تو سماع حلال ہوگا، سنانے والے تمام مرد بالغ ہوں بچے اور عورت نہ ہوں سننے والے اللہ تعالٰی کی یاد سے خالی نہ ہوں، کلام فحش و مذاق سے خالی ہو اور آلات سماع سرنگی اور طبلہ وغیرہ نہ ہو تو ایسا سماع حلال ہوگا۔(ت)

(۲) ایک بار حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کسی نے عرض کی آج کل بعضے خانقاہ دار درویشوں نے مزامیر کے مجمع میں وجد کیا فرمایا:

نیکو نہ کردہ اند آنچہ نامشروع ست ناپسندیدہ ست(۹۵)

اچھا نہ کیا جو بات شرع میں ناروا ہے وہ کسی طرح پسندیدہ نہیں۔

(۳) کسی نے عرض کی کہ جب وہ لوگ وہاں سے باہر آئے اُن سے کہا گیا کہ تم نے یہ کیا کیا وہاں تو مزامیر تھے تم نے وہاں جا کر کیوں قوالی سنی اور وجد کیا، وہ بولے ہم ایسے مستغرق تھے کہ ہمیں مزامیر کی خبر نہ ہوئی، حضرت شیخ المشائخ نظام الحق والدین نے فرمایا:

ایں جواب ہم چیزے نیست ایں سخن در ہمہ معصیتہا بیاید(۹۶)

یہ جواب بھی محض مہمل ہے سب گناہوں میں یہی حیلہ ہوسکتا ہے۔

دیکھو کیسا قاطع جواب ارشاد ہوا، آدمی شراب پئے اور کہہ دے کمال استغراق کے سبب ہمیں خبر نہ ہوئی کہ شراب ہے یا پانی، زنا کرے اور کہہ دے ہمیں تمیز نہ ہوئی کہ جورو ہے یا بیگانی۔

(۴) ایک بار کسی نے عرض کی کہ فلاں موضع میں بعض یاروں نے مجمع کیا اور مزامیر وغیرہا حرام چیزیں ہیں، حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرمایا:

۹۴۔ سیر الأولیاء، باب نہم، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ص ۵۰۱، ۵۰۲

۹۵۔ سیر الأولیاء، باب نہم، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ص ۵۳۰

۹۶۔ سیر الأولیاء، باب نہم، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ص ۵۳۱

من منع کردہ ام کہ مزامیر ومحرمات درمیان نباشد نیکو نہ کردہ اند(۹۷)

میں نے منع فرما دیا ہے کہ مزامیر و محرمات درمیان نہ ہوں، ان لوگوں نے اچھا نہ کیا۔

(۵) حضور کے خلیفہ شیخ محمد بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حضرت محبوبیت منزلت نے اس باب نہایت شدّت اور سخت تاکید سے ممانعت فرمائی، یہاں تک کہ فرمایا کہ اگر امام نماز پڑھاتا ہو اور جماعت میں کچھ عورتیں بھی شامل ہوں، امام کو سہو واقع ہو، مرد سبحان اللہ کہہ کر امام کو مطلع کریں، عورت بتانا چاہے تو کیا کرے، سبحان اللہ تو کہے گی نہیں کہ اُسے اپنی آواز نہ چاہیے، پھر کیا کرے:

پشتِ دست بر کفِ دست زند و کفِ دست بر کفِ دست نہ زند کہ آں بلہوی ماند تا ایں غایت از ملاہی و امثال آں پرہیز آمدہ است پس در سماع طریق اَولیٰ کہ ازیں بابت نباشد(۹۸)

ہاتھ کی پشت کو ہتھیلی پر مارے، ہتھیلی کو ہتھیلی پر نہ مارے کیونکہ تالی لہو میں شمار ہوتی ہے، جب تک یہاں تک کہ آپ لہو والی چیزوں سے پرہیز فرماتے تو سماع میں بطریقِ اَولیٰ ضروری ہے کہ ایسا نہ ہو۔(ت)

شیخ مبارک فرماتے ہیں:

یعنی در منع دستک چندیں احتیاط آمدہ است پس در سماع مزامیر بطریق اولیٰ منع است۔(۹۹)

یعنی تالی بجانے میں منع کے لئے یہ احتیاط تھی تو سماع میں مزامیر سے منع بطریقِ اَولیٰ ہے۔(ت)

۹۷۔ سیر الأولیاء، باب نہم، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ص ۵۳۲

۹۸۔ سیر الأولیاء، باب نہم، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ص ۵۳۲

۹۹۔ سیر الأولیاء، باب نہم، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ص ۵۳۲

سبحان اللہ! جو بندگانِ خدا تالی کو نا جائز جانیں بندگانِ نفس اُن کے سر ستار اور ڈھولک کی تہمت باندھیں۔

(۶) حضرت محبوبِ الٰہی کے ملفوظاتِ کریم "فوائد الفواد" کہ حضور کے مرید رشید حضرت میر حسن علی سنجری قدس سرہ کے جمع کیے ہوئے ہیں اُن میں بھی حضور کا صاف ارشاد مذکور ہے:

مزامیر حرام است(۱۰۰)

(۷) حضور کے خلیفہ حضرت مولانا فخر الدین زرّادی قدس سرہ نے حضور کے زمانہ میں حضور کے حکم سے دربارۂ سماع ایک رسالہ عربیہ مسمّٰی بہ "کشفُ القِناع عن أُصولِ السَّماع" تالیف فرمایا، اس میں فرماتے ہیں:

اما سماع مشایخنا رضی اللہ تعالیٰ عنهم فبریٔ عن هٰذه التُّهمة وهو مجرّد صوت القوال مع الأشعار المشعرة من کمال صنعة اللہ تعالیٰ(۱۰۱)

یعنی ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا سماع اِس مزامیر کے بہتان سے پاک ہے وہ تو صرف قوال کی آواز ہے اُن اشعار کے ساتھ جو کمال صنعتِ الٰہی کی خبر دیتے ہیں۔

قول ۵۸: حضرت میر سید عبد الواحد بلگرامی قدس سرّہ السّامی کہ اجلّہ اولیائے خاندان عالیشان چشت سے ہیں اور صرف ایک واسطے سے حضرت مخدوم شاہ صفی قدس سرّہ الوافی کے مرید ہیں جو صرف ایک واسطے سے حضرت مخدوم شاہ مینا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید ہیں، حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی جہان آبادی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

شبے در مدینہ منورہ پہلو بر بستر خواب گزاشتم در واقعہ دیدم کہ من و سید صبغۃ اللہ بروجی معا در مجلس اقدس حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۰۰۔ فوائد الفواد

۱۰۱۔ کشف القناع عن أصول السماع

بارہاب شدیم جمعے از صحابہ کرام و اولیائے عظام حاضراند در میاں شخصے ست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باولب بہ تبسم شیریں کردہ حرفہائے زنند والتفات تمام باومیدارند چوں مجلس آخرشد از سید صبغۃ اللہ استفسار کردم کہ ایں شخص کیست کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم با او التفات بایں مرتبہ دارند گفت میر عبدالواحد بلگرامی ست و باعث مزید احترام او ایں ست کہ "سبع سنابل" تصنیف او درجناب رسالتمآب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مقبول افتاد (۱۰۲)

میں مدینہ منورہ میں ایک شب بستر خواب پر لیٹا تھا کہ میں نے عالم واقعہ میں دیکھا کہ میں اور سید صبغۃ اللہ بروجی دونوں حضرت رسالت پناہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہیں اور صحابہ کرام اور اولیائے عظام کی ایک جماعت بھی موجود ہے، انھیں میں ایک صاحب ایسے ہیں جن سے حضور ﷺ لب شیریں سے تبسم آمیز گفتگو فرمارہے اور اُن کی جانب توجہ خاص رکھتے ہیں، جب یہ مجلس برخاست ہوئی تو میں نے سید صبغۃ اللہ صاحب سے دریافت کیا کہ یہ کون صاحب تھے جن کی جانب حضور ﷺ کو اس درجہ التفات ہے، انہوں نے فرمایا یہ میر عبدالواحد بلگرامی ہیں اور اس عزت وکرامت کا باعث یہ ہے کہ ان کی تصنیف کردہ کتاب "سبع سنابل" شریف بارگاہِ نبوی سے شرف قبول پاچکی ہے۔ (ت)

یہی حضرت میر قدس سرہ المنیر اسی کتاب مقبول بارگاہِ اقدس "سبع سنابل شریف" میں فرماتے ہیں:

اے صاحبِ تحقیق علمائے راہِ دین کہ ورثۂ انبیاء اند سہ طائفہ ہستند اصحابِ حدیث وفقہاء وصوفیہ (۱۰۳)

۱۰۲۔ اصح التواریخ ۱/۱۶۸

۱۰۳۔ سبع سنابل، سنبلۂ اول، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ، لاہور، ص ٤

اے حق کے طلب کرنے والے وہ علماء جو دین کے راستوں پر چلتے ہیں کہ وَرَثۂ انبیاء ہیں ان کے تین گروہ ہیں، اول مُحدِّثین، دوم فقہاء، سوم صوفیاء۔ (ت)

دیکھو کیسی صریح تصریح ہے کہ علمائے ظاہر و باطن سب وارثانِ انبیاء کرام ہیں، علیہم الصلوٰۃ والسلام والثناء

قول ۵۹: یہی حضرت میر رضی اللہ تعالٰی عنہ اسی "سبع سنابل شریف" میں فرماتے ہیں:

شریعت محمدی و دین احمدی راہے ست سلیم وجادہ ایست مستقیم خاتم النبیین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم باچندیں ہزار افواج امت از اولیاء و اصفیاء وشہداء وصدیقان بر ان جادہ رفتہ و آنرا از خار وخاشاک شکوک و شبہات پاک رفتہ اعلام و منازل آں معین و مبین کردہ از ہر قدمے نشانے بازدادہ ہر منزلے نزلے نہادہ و رفع قطاع الطریق را بدرقۂ ہمت ہمراہی فرستادہ اگر مہوسے مبتدعے بطریقے دیگر دعوت کند باید کہ قول او مسموع ندارند واہل بدعت وضلالت طائفہ باشند کہ خود را درلباسِ اسلام بہ تلبیس پیدا آرند وعقائد فاسدہ خویش درباطن پوشیدہ دارند ایں جماعت اند اعدائے دین واخوان الشیاطین وچوں بنور علم علمائے دین و مشائخ اسلام ظلمات بدعت ایشاں مکشوف میگردد ناچار علمائے شریعت را دشمن پندارند علمائے ربانی کہ نجوم سپہر اسلام اند مردم را از شر ایں شیاطین الانس محفوظ میدارند و انفاس نورانی ایشاں بمثابہ شہب ثواقب پیوستہ ایں مسترقان (یعنی ورزدان) شریعت از ہر جانبے میرانند و بہ رجم و قذف پراگندہ میگردانند (۱۰٤)

شریعت محمدی ودین احمدی وراہِ سلیم وجادۂ مستقیم ہے، جس پر خاتم الانبیاء

۱۰٤۔ سبع سنابل، سنبلۂ اول، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ، لاہور، ص ۹،۸

علیہ افضل الصلوٰۃ و التحیۃ اپنی امت کے ہزارہا اولیاء و اصفیاء اور صدیقین و شہدا کے جلو میں گامزن رہے اور اسے ہر قسم کے خس و خاشاک اور شکوک و شبہات سے پاک فرمایا، اس کے مقامات و منازل متعین و روشن فرما دیے، قدم قدم پر نشانات ہیں اور منزل منزل بغیات اور رہزنوں سے حفاظت کے لئے جگہ جگہ رہنمائی کرنے والے مقرر ہیں اور اولیائے کرام و صوفیائے عظام کے مسلک قدیم کے برخلاف کوئی اور راہ دکھاتا ہے کسی اور طریقے کی طرف بلاتا ہے تو اس کی بات پر کان نہیں دھرنا چاہئے بلکہ حمایت و نصرتِ حق کی نیت سے اُس کی تردید و تغلیظ کو منجملہ فرائض دینیہ سمجھنا چاہئے، اہلِ بدعت و ضلالت وہی تو ہیں جو از راہِ فریب وہی لباسِ اسلام پہن کر (عوام اہلِ اسلام میں) آتے اور اپنے عقائد فاسدہ کو پوشیدہ رکھتے ہیں، یہی لوگ اعدائے دین و اخوان الشیاطین ہیں اور چونکہ علمائے دین و مشائخ اسلام کے علم کے نور سے اُن کی گمراہی کی تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں لامحالہ یہ لوگ علمائے شریعت کو دشمن سمجھنے لگے ہیں، علمائے ربانی کہ آسمانِ اسلام کے روشن ستارے ہیں، عوام کو ان شیاطین الانس کے شر سے محفوظ رکھتے ہیں اور اپنے نورانی انفاس سے شہاب ثاقب کی مانند ہمیشہ اُن دین کے لٹیروں اور چوروں کو ہر طرف سے ہنکاتے اور اُن پر لعنت ورد کے پتھر مار مار کر دُور دُراتے ہیں رہتے ہیں۔(ت)

اس جاہل نے کہ علمائے شریعت کو معاذ اللہ شیاطین کہا جاتا تھا، الحمدللہ کہ اولیائے کرام کی زبان درفشان سے اللہ عزوجل نے ثابت کر دیا کہ یہ جاہل اور اس کے ہم مشرب ہی شیاطین و دشمنان دین ہیں اور ہزار ہزار حمد اس کے وجہ کریم کو، یہ کلمات عالیات بارگاہِ رسالت میں معروض ہو کر مسجّل بمہر قبول ہو لئے، وللہ الحمد

قول ۶۰: یہی سید جلیل عارف جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کتاب میں فرماتے ہیں:

چند شرائط می دان کہ بے آں شرائط اصلاً پیری مریدی درست نیست یکے آنکہ پیر مسلک صحیح داشتہ باشد، دوم آنکہ پیر و ادائے حق شریعت قاصر و متہاون نباشد، سوم آنکہ پیر را عقائد درست بود موافق مذہب سنّت و جماعت پیری و مریدی بے ایں سہ شرائط اصلاً درست نیست(۱۰۵)

پیری مریدی چند شرائط پر مبنی ہے جن کے بغیر پیری مریدی صحیح نہیں، ان شرائط میں پہلی شرط یہ ہے کہ پیر مسلک صحیح رکھتا ہو، دوسری شرط یہ ہے کہ پیر حقوق شرعیہ ادا کرے، اور تیسری شرط یہ ہے کہ پیر کے عقائد مذہب اہلسنّت و جماعت کے مطابق ہوں، یہ وہ شرطیں ہیں جن کے بغیر پیری و مریدی ہرگز صحیح نہیں ہو سکتی (یعنی اتباع احکام شریعت میں سست اور کاہل نہ ہوں)۔(ت)

پھر شرط اول کی تفصیل ارشاد فرما کر شرط دوم کے متعلق فرمایا:

شرط دوم پیر آنست کہ عالم و عامل باشد بہ جملہ عبادات و در ادائے احکام قاصر و متہاون نبود و اگر بہ انواع عبادات عالم نبود و عامل نتواند شد، و از حد شرع بیفتد پس پیری را نشاید زیرا کہ ہر کہ از مقام حقیقت بیفتد بہ طریقت قرار گیرد، ہر کہ از طریقت بیفتد گمراہ گردد و گمراہ پیری را نشاید اما درد پیشے کہ مرجع خلائق بود او را احتیاط در جزئیات شریعت فرض لازم ست باید کہ یک دقیقہ از دقائق شرع از وفوت نشود کہ وسیلہ گمراہی مریدان ست بجہت آنکہ گویند کہ پیر ما ایں چنیں کار کردہ است پس او ضال و مُضِل گردد(۱۰۶)

۱۰۵۔ سبع سنابل، سنبلۂ دوم، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور، ص ۳۹، ۴۰

۱۰۶۔ سبع سنابل، سنبلۂ دوم، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور، ص ۴۲

پیری کی دوسری شرط کی توضیح ہے کہ پیر کو عامل باعمل ہونا ضروری ہے، شریعت کی مقررہ فرمودہ عبادات و احکام میں کوتاہی اور سستی کو دخل نہ دے، اب اگر کوئی شخص عبادات (فرائض و واجبات، سُنن و مستحبات، محرمات و مکروہات) سے واقف نہیں تو ظاہر ہے کہ وہ ان پر عمل نہ کر سکے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ حد شریعت سے گر جائے گا، اور اب پیر بننے کا اہل نہ رہے گا، اس لئے جو شخص مقامِ حقیقت سے گرتا ہے وہ طریقت پر رُک جاتا ہے، اور جو طریقت سے گرتا ہے شریعت پر ٹھہر جاتا ہے اور جو شخص شریعت سے گرتا ہے وہ گمراہی میں پڑ جاتا ہے، اور گمراہ آدمی پیری کے قابل نہیں، پھر جو درویش کہ مرجع خلائق ہو اُس پر شریعت کے احکام جزئیہ کی احتیاط فرض و لازم ہو جاتی ہے، لہٰذا اُس پر فرض ہے کہ شریعت کے آداب و مستحبات سے بھی کسی ادب و مستحب سے غافل نہ رہے اور اسے فوت نہ ہونے دے کہ یہ چیز مریدوں کی گمراہی کی سند ہو جاتی ہے اور مریدین اُسے حجت بنا کر کہتے ہیں کہ ہمارے پیر صاحب نے تو یہ کیا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ گمراہ گمراہ گن بن جاتے ہیں۔(ت)

پھر تینوں شرطیں بیان کر کے فرمایا:

مرید کہ پیر را بایں ہر سہ شرائط موصوف یابد بیعت با او کند کہ جائز و مستحسن است و اگر در پیر ازیں ہر سہ شرائط یکے مفقود بود بیعت با او جائز نہ باشد و اگر کسے از سبب نادانی باو بیعت کردہ باشد باید کہ ازاں بیعت بگردد(۱۰۷)

غرض یہ کہ مرید جب پیر کو ان تینوں شرطوں کا جامع پائے تو اب اس کے ہاتھ بیعت کرے کہ جائز و مستحسن ہے اور اگر پیر میں ان شرطوں میں سے

۱۰۷۔ سبع سنابل، سنبلۂ دوم، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور، ص ۴۳

کوئی ایک شرط بھی نہ پائے جائے تو اس سے بیعت جائز نہیں، بلکہ اگر کسی نے نادانستہ ایسے پیر سے بیعت کر لی تو اس پر اس بیعت کا توڑ دینا واجب ہے۔(ت)

خاتمہ رزقنا اللہ حسنہا

یہ بظاہر اگرچہ ساٹھ قول ہیں مگر حقیقۃً چالیس اولیائے کرام کے اسّی ارشادات عالیہ ہیں کہ صدر کلام میں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ارشاد امر چہارم میں اور امام مالک اور امام شافعی کے اقوال امر ششم میں اور سید الطائفہ کا ارشاد زیر قول ۱۱، سیدی نابلسی کا زیر قول ۱۴، ایک ولی کا قول جن سے شیخ اکبر نے استفسار کیا ضمن قول ۳۸، علی خواص کا قول زیر قول ۴۲، علامہ نابلسی کا زیر قول ۵۲، حضرت خواجہ مودود کا قول بضمن قول ۵۶، شیخ الاسلام ہروی کا ایک قول اور حضرت سلطان الاولیا محبوب الٰہی کے چھ اور حضرت شیخ محمد بن مبارک، مرید شیخ العالم فرید الحق والدین گنجشکر و خلیفہ حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو قول، یہ سب زیر قول ۵۷، اور حضرت میر عبدالواحد کے دو قول زیر قول ۶۰، یہ بیس شمار میں آئے۔